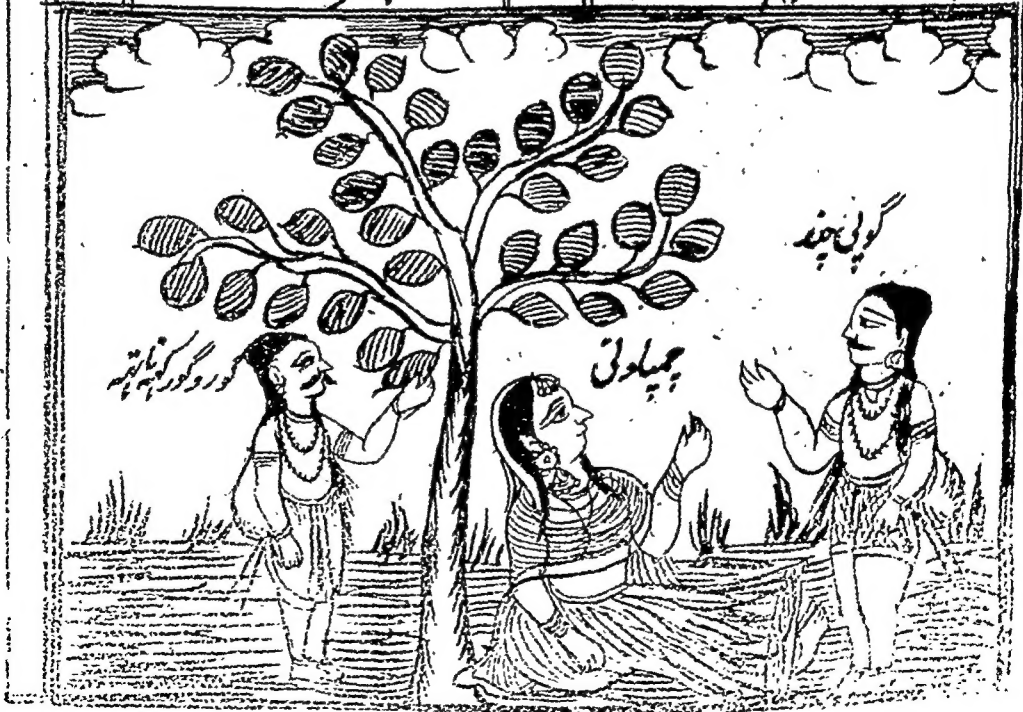


کہا تھا کہ جنگا لہ مست جاسیو
 بچے یہاں کے آنے سی کیا کام تھا
 بھیت بچے ان نے ہر چند کے
 وہی سامنی آ یا مان کا کہا
 غضب ہی کہ میری سبب یہ مری
 گورو جی نے چیلہ سے پہر یہ کہا
 جی جاپے حق دم من مردہ کرے
 کہا چیلہ نے اسی گرو با کمال
 اب امید ہی آپ کی ذات سی
 گورو کے لقمہ باذن خدا
 وہ بخود زمین پر پڑی لاش تھی
 ہوئی جبکہ زندہ وہ چمپا دتے
 کہا یہ سچر آپ کے کون ہے

کوئی دانع و مان جا کی ست کہا یو
 مگر میری تقدیر میں اتسا لکھا
 نہ مانی خراب اب ہوئی زندگی
 کہ ہمیشہ کو آ کے مردہ کیا
 میں زندہ بہون اور یہ مردہ رہا
 گئی جان کس طرح آوے پہلا
 وہ قدرت سی مردہ کو زندہ کرے
 میری دلکا اب تم مٹا دلال
 کرو اسکو زندہ کرامات سے
 یہ کہتی ہی مردہ وہ زندہ ہوا
 اوٹھی نام ہر نام کہتی ہوئی
 گورو جی کے قدموں پہر تو جگتی
 دعا سے جو مردہ کو زندہ کرے



رہی جی کی جی میں نہ کچھ بات کی
یہی اب تو شایان کہ ہوین ہاک
گر کو کیا یاد کا می جان نواز
سو آپ کے ابیر اکون ہے
کہ خون میری سر پر یہ ناحق ہوا
خبر جلد لو ای مسیحا میرے
کیا راجہ کی یاد نے یہ اسٹر

ستم ہی نہ ایک ہی ملاقات کی
جگر کو گردن اپنے خنجر سے چاک
کہ ہو تم پہ ظاہر یہ سوز و گداز
تمہیں ہو میری رہنا کون ہے
جو سینہ میرا درد سے شق ہوا
یہ ہمیشہ مردہ ہے کیوں کر جئے
گور و کو ہو ہی ہند میں یہ جگر

ماوراء راجہ گولی چند کا گور و گور کہم ماہتہ کو اور آنا اولکا
شہر بنگالہ میں اور زندہ کرنا چھپاوتی ہمیشہ راجہ کو

وہ بنگالہ میں آئے ایسے شتاب
یہ لحظہ کی لحظہ میں پہونچی وہاں
گور و جلیہ میں بکے ہٹا استخاد
یکایک پہ جاتی ہی آواز دی
کہا چلیہ سے یہ گور و جی نے بت
یہ کہ کوئی تہہ پہ شکل پڑے
جو دیکھا گور و کو کہہ ہی میں قریب
چہ کا سر کو قدمو نہ اور یہ کہا
پہنا آنکے غم کی زنجیر میں
کہ آیا تھا خواہر کے ملنی کو یہاں
مجھ دیکھا اوسنے جو میں جو گ میں
میری عقل پہ ایسا پتہ وہ پٹرا

نکل آئے جون ابر سے آفتاب
جہاں انکا چلیہ تھا گریہ کنان
ہوئی وہاں خبر جو گری سنی یاد
کہ ای بچہ کیا تیری حالت ہوئی
ہوا جاتا ہے ایسا کیون جان لب
کہ ہے جو یون توئی فریاد کی
ہوا اولین خوش اور کہا یضیب
کچھ مجھ سے پوچھو میرا ماجرا
کہہا تھا میری کیا یہ تقدیر میں
عدم کو ہوئی دیکھ کر وہ روان
ہوئی جان بحق ایسی سوگ میں
نہ مانا جوینے وہ مان کا کہا



ستم ہو گیا اور ستم ہو گیا
 کہ یا توں ہی باتوں میں عشق آگیا
 وہاں کون تھا پہر جو انکی سنی
 کہ شاید یہ ہو جائیگی ہوشیار
 کہ مردہ بھی گویا ہو اسی کہین
 یہ رونی یہ رونی کہ دریا بہا
 کہ اسی چرخ بدلی یہ کب کی لئے
 مہجی پر مگر تیرا ہی کیا عتاب
 دکھائی جو توئی یہ سچ و الم
 سو بنگالہ آکر کی آؤت پڑی
 بلکہ عدم جان واصل ہوئی
 شہی تو گئی جان بھی اب چلی

سب موت کا یہ پریم ہو گیا
 کہا جو گی صاحب تی یہ کیا ہوا
 صدا اسکو چہند دیتی رہے
 کھڑی بہر تلک تو رکھا انتظار
 وہاں کون بولی کہ دم ہی نہیں
 بہن کا جو مرنا ہی ثابت ہوا
 مخاطب لبوی فلک پہر ہوئی
 کہا تنک کوی گاتباہ و خراب
 میری ہی لئی تھا یہ جو روستم
 مقدسین میری لکھا تھا بھی
 تہا نہ کچہ دل کی حاصل ہوئی
 یہ غم منکوجینے ندی کا کبھی

ہاں ہی رانی فی امی بیبا
 کچا شہر دھارا نگر تو کھان
 قسم بہائی کی مین کھلا کی سبھے
 حسب اور نسب اپنا ظاہر تو کر
 کہا جوگی صاحب فی ہون گوپی
 نہ بیچا نامجکویہ امنوس سے
 بہن تم یہ کہاتی ہو کسکی قسم
 سبب جوگ کا اب بتاؤن سبھے
 تلک چند راؤ میرا باپ تھا
 سبب جوگ کا یہ ہی امی باخبر
 کہا بہن فی یون یہ سمجھو نگی مین
 بتا میری شادی مین کیا کیا ہوا
 کہا بہائی فی انس ہی امی نیک آ
 وہ نو اسپ دس اونٹ دو میل کو
 کہا بہن فی حسب مین جا تو سبھے
 کہا بہائی فی رانی مست جوت جا

یہ کیا بت رہا ہی سبھے سچ بہا
 مقرر تو ہی فیلسوف زمان
 مرض کروں گی بتا سچ سبھے
 مجھے حال اپنی سی ماہر تو کر
 شہر دھارا نگر دل پسند
 بس اب یہ گدا تجھے مایوس ہے
 قسم ہی کہ ہون مین وہی پرالم
 جو ہی ماجرا سب سناؤن سبھے
 ہی مان میری مینا ولی باوقا
 گدائی کی مادر ہوئی رہا سہر
 کہ وہ شہر در شہر مشہور ہیں
 میرے ساتھ والدہ کی کیا کیا دیا
 بیرون شہر اتری تھی تیری برآ
 کہا تھا یہ والدہ فی ترسیل کو
 تم اپنی پاکا دکھا دی سبھے
 یہ باتیں جو کہتا ہوں تو صدق جا

ناچپاؤنی تہیر لہو پی چیدہ ہی ہی مہ اوہیں میں مین و بہا

اگر ہو بھی شک تو آدیکہ ہے
 روانہ ہوئی سوی ملک عدم

اٹھایا قدم اور کہا دیکہ ہے
 میں اُس نے دیکھا نشانِ شرم

چلے پر محل میں بعد رنج و غم
 کہنے نزد چناوتی اور کہتا
 وہ دشمن کے لاتی میں جھٹ پڑا
 اگر دیر کی تو چلے جائیں گے
 کہا رانی جی نے کہ کہتی ہے کیا
 جو قابل ہیں دشمن کے ہون وہ کہا
 کہا یہ کہنے کے نے اسے نیک جو
 منور ہے وہ صورت ذی چشم
 اور ایک ہی چہرہ پر ان کی عیا
 اوسی نقد ہر چند دیتے رہے
 یہی جانتی ہوں کہ ہے گوپی چند
 کہا رانی جی نے کہ اسی بے شور
 میرا بہائی ہی شاہ دارانگر
 میں جلتی تری ساتھ ہوں آکینز
 اگر جھوٹ ہوگا کر دنگی ہلاک
 ہوئی پاس پردہ کے اگر کھڑی
 رکھا تھاں آگے کہنا لیجئے
 لگا کہنے خاہر سے یوں گوپی چند
 بیان تو گدا اسی کا سامان ہے
 اگر ہو تو گدا کہلاؤ ہمیں
 دیا چوڑا پناہی سب سخت دلج

کہ سنہرے سدا کی اور شہس کا الم
 کہ جوگی ہے در بہ تمہارے کہرا
 زیارت کے قابل ہیں جگر ملو
 چلے جائیں گے بہرہ وہ آئینے
 ہزاروں پہرے ہیں فقیر و گدا
 اونہیں کیا غرض ہے کہ آدین یہا
 خدا کی قسم سچ ہے یہ کہتے
 درخشاں ہی پاؤں میں ان کی پدم
 خجل جس سے ہو و کہہ آسمان
 تمہاری طلب ہے چلو تو سہی
 مقرر وہی ہے شاہ راجہ
 کیا کہتی ای چل پری دور دور
 اوسی کیا پڑی جو پہرے دہا
 اگرچہ ہے کیو ذری بے تمیز
 تیرا سینہ خنجر سے کر دنگی چا
 یہ پہر جوگی صاحب سے کہنے لگی
 یہ لے لیجئے اور کرم لیجئے
 نہ تو لگائیں ای رانی راجہ
 یہ کہہ چوڑا بیان خوشنماں
 اور ایک پیاس پانی بلاؤ ہمیں
 وہ دولت وہ جنت وہ تاج و خراج

غرض راہ ملی کر کے پہونچے وہاں
 بہ زیرِ شہستان چھا دستے
 کینزک نے دیکھا انہیں آنکر
 کینزک یہم بولی کہ یا بے نوا
 لیا جوگ تھنے یہ کے لئے
 خدا نے دیا تمکو حسن و جمال
 یہم کہہ لگی دینی زر اسقدر
 کہنا راہ نے اے کینزک میری
 دیا چھو سب اپنا ہی تخت و تاج
 اے ان تہر و نسی میر دل بہرا
 اکہہ اب جگنا ہی اور ہیک ہے
 فقط بہن چھاوتے کو بلا
 یہم کہہ اوس سی جا کر کہ بنائی تیرا
 تھا ہو کے لونڈی نے کسئی کہا
 راہو کے لونڈی بتاتا ہے تو
 بلا جا ہی ورنہ مارو لگی مین
 ہی جہلازی شادون ابھی
 را جائے اخوس کر کے کہا
 چہ کہو لازم ہے اب بارنا
 ین نے خرید اپن کو دیا
 یہم سنتی ہی لونڈی ہوئی شہیار

جان بہن جھاوتی کا مکان
 اکہہ کی گزایا نہ آواز دی
 کہ مین جوگی استا دیرون در
 یہاں آپکا آنا کیونکر ہوا
 کہ جامِ غم و دہونا حق ہے
 تم خاک کر کے اوٹھائی لال
 کینزک کی تھی حیثیت جقدر
 تو کہہ اپنی حشمت نہ لو لگانری
 وہ دنار انگر شہر سا اپنا راج
 اوٹھا کہہ تو انکو عین مت دکھا
 گدا ی مین جگو یہی ٹھیک ہے
 یہی لہر ہے اوسکو جیسے ملا
 قیری در پآیا ہے ہو کر گدا
 کہ بکتا ہی موہنے سے یہم کیا بچا
 یہم سخت کلمہ سناتا ہے تو
 یہم لونڈی بناتا تھا دو لگی مین
 یہم بہر و جاپن بھلا دون اسہے
 وہ دن یاد ہے مول جگو لیا
 یہم ہستکارنا اور لٹکارنا
 یہم کیا اب تو کبھی ہے اے جیجا
 کہ بیشک وہی ہی شہ نامدار

غرض اس پر ان کے گئے گوپی چند
 سر جوگ خم کر کے سجدہ کیا
 دعاوی یہہ مانے کرای گوپی چند
 تیرا نام دنیا میں قائم رہے
 کرا ب سیر تو ہفت اعلیم کے
 مگر تو نہ بنگالہ میں جا پو
 وہ ہمیشہ گرجوگ میں پائے گی
 کہا راجا جانے ماوراء ہند
 اگر پاس زر ہو تو ہمیشہ ہے
 کہا لڑکی اب تک رہا بے سجدہ
 نہ ہرن زلست دن ہر مرد مرد
 اگر ہو نہ انسان کو عقل و ذکا
 اگر کوئی مر جائے رانی تیرے
 بہن جو مری تو ستم ہی ستم
 گوہر سے لگا کر کہ تو اب بیان کو
 کہا راجہ نے اوس سے ای نیکیا
 خودی جو پڑی اب اور ہی شان ہے
 میں بنگالہ دیکھو گنگا کیسا ہی شہر

فقیر ہی کو جس نے کیا تھا پسند
 ادب سے ہوا سامنے پہر کھڑا
 تیرا جوگ میں ہو وی رتبہ بلند
 سچے دولت فقر و ایم رہے
 مراد ولی تھکھو حق سے ملی
 بہن کو نہ و مان داغ و کھلا
 تیرا دیکھ کر روپ مر جائیگے
 مرا غم اول ہے بنگالہ کا
 مگر نہ محبت میں تاخیر ہے
 تو سبات میں حساب مت اولی
 خدا پنج انگشت یکساں کر د
 پہر انسان و حیوان میں فرق کیا
 تو ہو ہی ترقی رہ جوگ کی
 اور سبات سے دوا ہو وی لم
 جو پہچان سبھو کی شان کو
 ادا ہوں گورو کی زنجبسی صفت
 کہ اوس شان پر جان قربان ہے
 نہ عبادگی ای ہو وی دل کی لہر

جانا راجہ گوپی چند بنگالہ کی ماہ شہر اپنی کے بخلاب کم والد

ہو ہی پہر تو بنگالہ کے راہ گیر

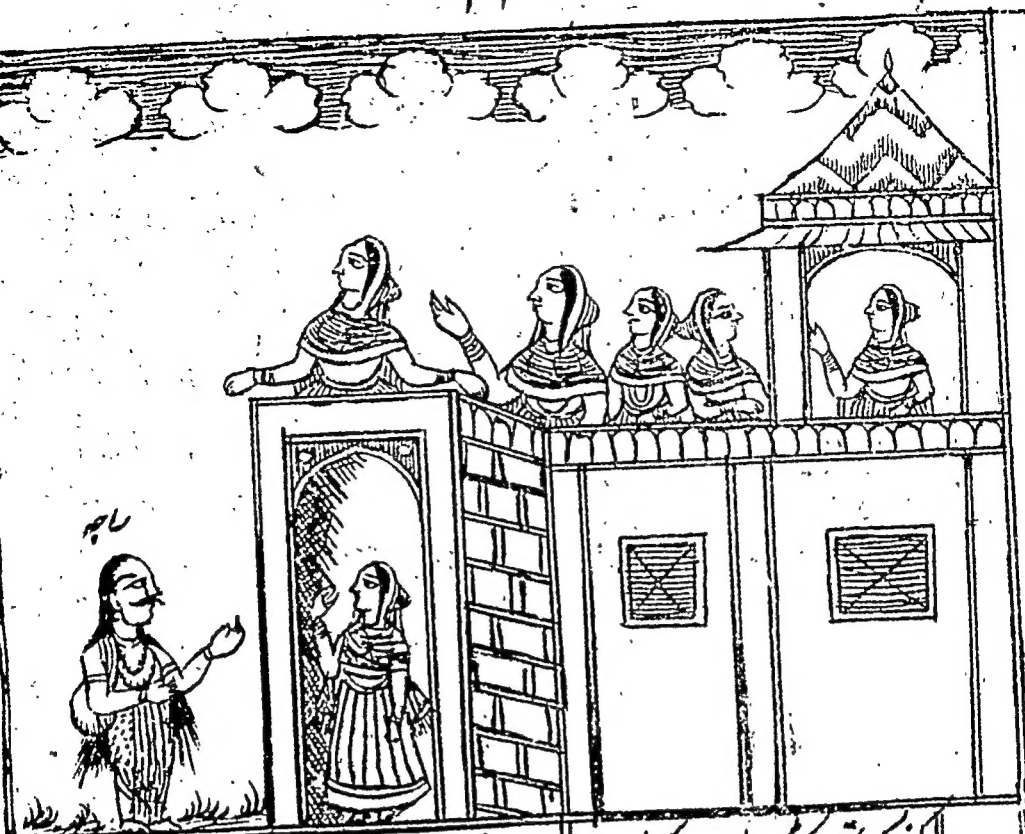
چلے ہوئی خیمت جو مان سی فقر

کہ فرزند اب تم سمجھنا ہمیں +
 تہیں سو پائیں گے یہ پخت و تلج
 گوڑو نے ہی مجھ سے فرما دیا
 کیا عرض رانی نے اسی تاج و
 زبان ہی نکالو نہ اس بات کو
 ہوئی جوگی گر جوگ پہایا تہیں
 یہہ دکھڑی نہ ہم سے سہی جائینگے
 تیری سولہ سیانیان ہیں کہترین
 کوئی بولی ہے ہی ڈبویا ہمیں
 غضب آسمان سی پڑا ایسا ٹوٹ
 اسی رانی تو انہیں ٹھونڈی ہے
 کیا ساس نے ہم سے یہ کیا سلوک
 اوی نے تو شے کو گداگر دیا
 کہا گوپی چند نے اونہیں بہر کی ہ
 لیا جوگ جان و بدن کے لئے
 ہمیں پیکی بھی کر بن چشم تم
 یہہ راجا کارانی نی دیکھا جو حال
 جو تیار ہو جن تہی لے نیک غو
 ادھر تو یہہ ہو جن کو چھوئی میں ال
 ادھر رانیوں کی وہ حالت ہوئی

یہی جوگ ہی اب تو مانا تمہیں
 لئے جاو گہر بیٹی اسکا خراج
 سچہ صدق و سی جوین نے کہا
 سو آپکے کون ہے تاج و
 کر وٹی تم اپنی کرامات کو
 تو بس قتل کر دیجئے اب ہمیں
 جدا اسی میں ہم تیری مرجائینگے
 جدا اپنی جانوں کو میں کہو ہرین
 کہ دنیا سے اور دین کے کہو یا ہمیں
 کہ راجا ہمارا چلا ہے چوٹ
 یہہ جوگی بردگی ہوئے کیسے میت
 جدا کر دیا ہم سے تاج و لوک
 ہمارے لئے کیا سی کیا کر دیا
 یہہ کہنا تمہارا ہی بے فائدہ
 اسلو اعلیٰ گوڑ کے درشن کے
 مرخص کرو تا کہ رم جائیں ہم
 نہ کچھ پیش پس کا کیا پر خیال
 کہڑی ہو گئے راجہ کے رو برو
 نکل کر چلے نکل سے با کمال
 گویا اسکے حق میں قیامت ہو

کہا رست کہہ بھگو میری قسم
 جو میں دیکھی صورت مبارک کی
 کہا یہ تن کنور نے اسے شہا
 تہیں زیب تھا تاج شائستگی
 تہیں گرچہ یہ جوگ منظور تھا
 پہر و گئے اکیلے بیا بان میں
 یہ رنگت تمہاری خوش آتی نہیں
 جھے جی تے جی کیوں زندا پا دیا
 کلیجہ میرا منہ کو آنے لگا
 یہ کدن کے بدلے لئے آپ نے
 ہمیں اب تو ایسا تھے لگے
 وہ کھجت میں نے جو دیکھا تھا خواب
 میں تھا تو سمجھے تھی اور خواب کو
 بس اس خواب کی ہی تعبیر تھے
 مجھے مائے افوس باقی رہا
 لگے کہنے رانی سے ای مائے سن
 ملایا میں اسنی اب دھوت سے
 یہاں صرف شاہی میں جو لا کر ی
 یہ دونوں کا آرام ہے ظاہری
 کہ غفلت نے سکور کہا ہی پھیٹ
 بقدر در میں نے تو کی سہرے

یہ کہکر موہن رانیاں چشم نم
 رتن کنور غش سے زمین پر گری
 تہیں زیب لیٹا نہ تھا جوگ کا
 صحبت نہ یہ جوگ میں جو پڑی
 تو اول ہی کناہیں دور ہوتا
 یہ بٹہ لگاتے ہو کیوں شائیں
 کیوں یہ کھجت بہا تی نہیں
 تہیں بیٹھے بیٹھے یہ گیا ہو گیا
 میرا تن بدن سن سنانے لگا
 ہمیں جو یہ دیکھ کر دلی آپ نے
 ہنسانے کے بدلے رو لانے لگے
 نہ سمجھی تھی اتنا کر لگا خراب
 الم کوئی دی جان بیاں کر
 فلک فتنہ گر کی یہ تدبیر تھے
 ذرا ہی نہ وہ متسی میں نی کہا
 بھڑان ماور لگے ہم کو دھن
 وہ اب دھوت برتر میں لکوت سی
 غرور و تکبر میں ہو لا کر سے
 فقط نام ہے نام ہی ظاہر ہے
 قضا ایک دن آگری ہی جو بیٹ
 نہ معلوم تھا ہے گدا ہی سہے



وہ اس بے بس مین دیکھ غش کر گئی
 وہیں دوڑ قد مون کو بوسہ دیا
 نہ پاویگا تجساہین بادشاہ
 ہوئی کیونہیں دیکھ کر دروند
 خط نام ہی باقی رہ جائے گا
 فقیر ایک دروازہ پر ہین کھڑے
 نہ پاویگی صورت کو چٹائی گی
 سنی تھی سوزانی سی جا کر کہی
 کھڑی ہین تیرے در پہ والا صفات
 اور ایک اد موہنہ سے ہی ہین بجا
 کہ تار یک جس سے چان ہو گیا
 سر جج چکر کہا نے لگا

کینزک تھی ایکٹ یوڑ ہی پر کھڑی
 ولی کچھ غش سے افاقہ ہوا
 کہا گوپی چند سے کہ اے بیوا
 کینزک سے کہنے لگی گوپی چند
 جو دنیا میں آیا چلا جائے گا
 محل میں تو جا اور کہو مائی سے
 ولی پھر یہ صورت ہی رم جالیگی
 یہ سنکے کینزک محل میں گئے
 کیا عرض رانی سے اسی نیک ذات
 فقیری لباس وکی تن پر سجا
 فلک نے ستم تازہ برپا کیا
 زمین کا بدن تہر تہرائی لگا

صفائی گدائی کی پاؤں کہاں
 کو روئے اور ہر تری لی کہا
 کو روئے کہا مرضی گر ہے یہ ہی
 دے ڈال حلقہ عجب کان میں
 لکھا ہاتھ سر پر کہا مجھ جا

شہے میں ستم سر بسر ہے عیان
 اسے چیلہ کر لیجے ہر خدا
 تو چیلوں میں بیان ایک تو ہے
 ہوا جو گی ایک آن کی آن میں
 تو اب ہیک مخلو سے جا لنگر

جارجہ گولی چنچہ حکم گو کہ نہاتے کہ فوجی کسٹے زور

جو حکم اے عالم با محسل
 کہا اسے ای ہادی راہ بر
 مجھے حکم صادر ہوا محسل کا
 مجھے ہید وہ ہی تو ارشاد ہو
 گردی نے فرمایا اسے نیک
 خودی چھوڑ کر یاد مہبود کی
 وہ ہے ذات پاک در عالی مقام
 محل میں اگر جاوے دانے کی پا
 یہ سنکر کیا عزم و تار انگر
 لیا تو بنہ ماتھوں میں اور اکیان
 وہ حلقہ تھے یا مالہ ماتھاب
 وہی خوشیں اسکو نہ کچھ مال کی
 گو روکا لیا نام با چشم تر
 یہ زیر محل دی اکبر کی صدا

بجالاتون جا کر ابی سر کبل
 میں جاتا ہوں اب شکوہ و غم
 تو اب محل میں بر محل جاؤ لگا
 کہ جو دل مرا غم سے آزاد ہو
 بس اب آخرت کی تو کر جستجو
 اوی پر ہے سب ختم مہبود کی
 تو کہہ صدق دسی اوی برقرار
 تو مادر سچھو اسکو ای حق شناس
 کیا خاک آلودہ تن سر بسر
 کہ زائل ہوئی جس سے بیخ خدا
 پڑی تھی جو کانون میں کیا لاجا
 وہ چنداں ہوئی قیمت اس مال کے
 چلے دیان سے اب شکوہ و غم
 کہ لا مائی بھہار اسے خدا

کہ تخت شہی کی تمنا نہیں
 کہ مجھ کو جلاسا وسیلہ ملے
 گورو جی نے فرمایا اے گوچر
 کہ شاہوکی بنی بیٹ شہی کرین
 وہاں سوطر چن وارا رام ہے
 وہاں دوست اور دشمن پارنا
 وہاں خوش ہفت اقلیم ہے
 وہاں نین بدن پر صفائی کرین
 کہ بہن و نشین جوگ بہن حجاب
 ابھی جھگل و بن میں رہنا پڑے
 نہ سردی نہ گرمی سے کچھ ہی ٹال
 رہ جوگ مشکل ہے اور سخت ہے
 چلا جاو میں اور کراچ تو
 یہ لازم ہے تمھو کہ درد زبان
 کہارا اجبے اولے سہی دل نواز
 او سے چوڑا یا اسی چوڑو
 غلام اپنا بھیکو بنا لیجے
 بچے تخت شاہ
 نہیں جو میرے مادی و لہ
 ان نوہن شاہ و گدا ایک
 کہ کوئی شاہ کوئی گدا

کہیں اب مجھ کو پر دہن
 کہاں جاؤں میں اب ہے چوڑے
 تجھے جوگ کب سے ہوا ہے
 نہ یوں ترک کر کے گدا لی کرین
 یہاں ایک دم وہ ہی نا کام ہے
 یہاں ایک روگاہر و روگاہر
 یہاں رنج اندوہ اور ہم ہے
 یہاں خاک پر جب سالی کرین
 پھرین کو بکولون ذلیل و خراب
 ستم جو پڑے ہسکو ہنا پڑے
 حفظ ایک لکڑی کا ہو سوال
 جو جوگی ہوا ہے وہ سخت ہے
 لگتا ہے کیوں رنج کو لاج تو
 رکھے سکر پروردگار جہاں
 کہ شاہی کی سب چوڑوی حریف
 او و پرکار ہون نے او پرکار ہون
 کہ مردہ کو گویا جلا کھئے
 یہی ہی شہی اور یہی تخت ہے
 ولے میں نہ جاؤ لگا ہرگز او و
 کہ جب حکم مادر سے پیدا ہوں
 کہ شاہی میں بیجا ہو

بچے میں لے دیا ہوا کھوس
 ہوئی گویا بہر تری بی تیاگ
 جو مرضی تیری ہو تو مست ہو ہر اس
 چلے دونوں کی گورو جی کے پاس
 نظر جبکہ آئی گورو کی گوپیا
 گوپیا کی جو اندر گئی بہر ترے
 اجازت جو ہو تو کچھ میں کہوں
 کہا عرض کر جو ہی کہنا ہے تجھے
 کہا بہر تری نے سبھی ماجرا
 یہاں نام پیراوسکا اور یوں کہا
 اگر حکم ہو وی تو حاضر کروں
 کہ ہمیشہ زاد ہے رشتہ میں دو
 گردنے کہا ہے تیرا ہوا سجا

مذی اب نصیحت سے آزار بس
 کہ فرزند ہو جائیگا تو ہلاک
 لئے چلتا ہوں میں گرو جی کی پاس
 چپکلی ہوئی اور فقیری لباس
 گئے آپ اس سے کہا ہر جا
 گورو سی کہا عرض ہو اک میری
 نہ منظور ہوئی تو ساکت رہوں
 کہ منظور ہے تیری خاطر سبچے
 وہ راجہ کا اول سے تا انتہا
 حصول قدم بوس ہے مدعا
 فقیری میں ہی اوکی خاطر کروں
 وہ ہر نیم جان او کو جان بچد
 تو جلدی سی او کو او ہی جا کے لا

یہ مہاراجہ کوئی نہیں کا رو کی کہ نہیں ملے
 یہ مہاراجہ کوئی نہیں کا رو کی کہ نہیں ملے

گرو کے قدم پر گرایا اوسے
 امر کے لئے مان نے یہاں ہے کیا
 جو دل تھا مکدر وہ روشن ہوا
 امر ہو گیا راج کر شوق سے
 بہ مثل خضر جا تو زندہ رہا
 کہ چلیک ہی ہو کر رہوں آپ کا

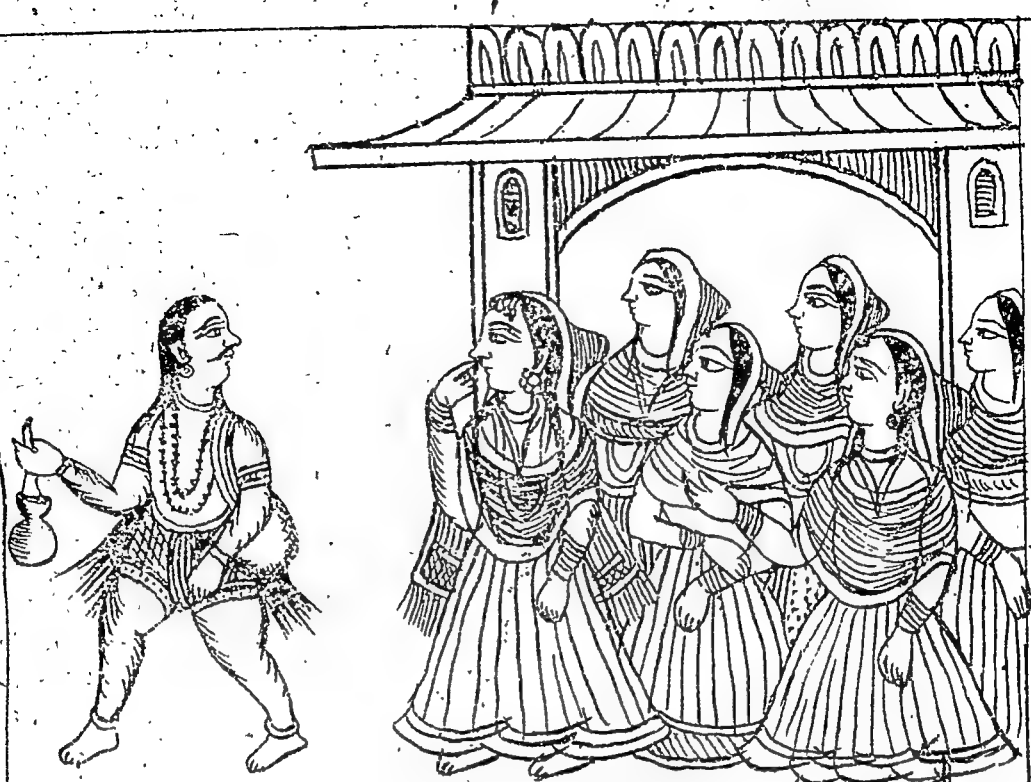
یہ ارشاد سنکے بلایا اوسے
 گرو نے ادھنا قدموں سی مہاراجہ
 گرو جی کا جب اہکو و رشن ہوا
 رکھا ماتہ ہر پر و عادی اسے
 ہوگا تجھے خوف اب مرگ کا
 کہا راجہ نے ہے میری التجا

تہنیں زب ہے افسر و تاج و تخت
 سنعرض امی راجہ بہر تری
 بچے جوگ مان سے یہ نہ حاصل ہوا
 بچے ہی ہی رہ میں دہریہ بچے
 کرو چل کے اب تو کر ادی بچے
 بچے رہیرون سے ملا دی بچے
 رہ جوگ اب تو دکھا دی بچے
 بچے تخت شاہی نہ درکار ہے
 کیا ترک شاہی کے شامان کو
 محل میں جوتہیں سولہ سی رانیان
 یہ سن بہر تری نی کہا گو پی چند
 مصیبت ہی سین کٹن راہ ہی
 جوین جوگی وہ چشم مناک میں
 لداہن آب اور شاہ کے
 بری بخت ہی یہ فخری کی راہ
 تری مان نی ہی یہ کیا کیا پسند
 بٹھا اپنے نافہ وہ جان فغان
 لگے کہنے بہر بہر تری مل بلول
 پسندی ہی سن ہو گیا گو پی چند
 بہ کچھ ہوش اجا کو غش سے ہوا
 جو مری ہو لای ہو گا دہے

نہ نو جوگ ہی یہ بڑی را بخت
 گرد و دین تہن جوگ میں بہر تری
 جوین پس آ کے سبیل ہوا
 گرد بہائی اپنا سا کر لے بچے
 میری دیکھا سند یہ مشاوی بچے
 گدا ی کو میری جلا دی بچے
 کدورت کو دسی چوڑا دی بچے
 دل اپنا تو اب جوگ کا یار ہے
 لیا مان اب مان کے زمان کو
 انہیں چوڑا کر آگیا میں یہاں
 رہ جوگ ہرگز نہ تو پسند
 خوشی میں ہی سین وہ ہی مہی
 ازل سے ستر تر خاک ہیں
 محبت میں بوانگی ہی آہ کی
 لیون بری نالہ و آہ آہ ہوا
 نکالا جوگر سے بچے گو پی چند
 سچائی دیکھا سب شیب و فغان
 تو جس حال میں ہی خدا کو نہ ہول
 ہوئی مصل او کی حالت دو چند
 دین بہر تری سے یہ کہنے لگا
 رہ جوگ ہی جان گئی یار ہے

ہوا نامے جنگل میں میرا وطن
 کہا سب سے تم میرا خوشو مقصود
 یہ کہنے لگا بادل درونا ک
 مجھے اب محبت سے پرہیز ہے
 چلی جاو بالبس اب رام ہے
 بدواجکو ہم صحتوں سے خدا
 چھٹے انسی وہ اور یہ انسی چھٹے
 انونین ہوتے اور پٹیتے چھوڑ کر
 یہ تیل مسافت کے لالی پڑے
 بدقت تپ بن میں مسکن کیا
 ہماروں ہی مٹی ہی جوگی جان
 انونین تہی پٹی جوسی بہری
 لگا یک کہلی آنکھ آیا نظر
 بعد غور بولے یہ بچان کر
 ستا یا سینی کہو چیز ہے
 کہا مین صاحب حکم قضا
 یہاں تا یہ ہی جوگ لایا مجھے
 یہ سفر وہ سرگرم زاری ہو
 ادھشی بہری اور لگا یا گئے
 کہا جوگ تمکو نہیں چاہے
 تمہیں نامی گھنی بتایا ہے جوگ

اوٹھانی پری اب تو رنج و محن
 رہوں تاکہ ہر دم کنا ہوں کدور
 ہو جوگی اب تو ملے قن پر خاک
 کہ شمشیر رنج و الم تیز ہے
 فقیر دن سے مٹی کا کیا کام ہے
 لگا چلنے پر وہ بزرگ سب
 یہ آگے چلے اور وہ پیچھے ہٹے
 چلے جوگی غی انسی مٹہ مٹہ کر
 کہ چلنے سے پانونین پہا لی پڑے
 کہ جاتی ہی نامو لگا درشن کیا
 تہی کہہ ہر اور کہہ گو پہا میں شان
 خبر کہہ نہ دنیا کی نہ دین کی
 کہ ہے ایک جوگی برگ دگر
 ادھر آگے گہرا کیوں چھوڑ کر
 دیا سلطنت سے ہوا سیر ہے
 مین جوگی ہوا اب ہوا سو ہوا
 کہ اب نہیں جوگی کا بہا یا مجھے
 کہ فوارہ آنکھوں سی جاری ہو
 یہاں یا محبت سے سایہ تلے
 مناسب ہے یہاں سی چلے جائے
 کہ کیوں آکھو یہ لگایا ہے رو



کوئی جان کہوتی تھی ہی ہی کہتا
 کوئی نام لے لے کے رونے لگی
 محل تھا کہ ماتم سدا ہو کیا
 یہ کہرام ماتم محفل میں پڑا
 گرد کی وہ خدمت میں چلنے لگا
 چلا خاک مگر وہ غالی جناب
 نہ مال و متاع کچھ لیا ساتھ میں
 چھ شہر سی اب بیابان میں
 سنا جس نے راجا کے احوال کو
 اکیلا لم کھڑا سب جان کہوتا تھا
 بہ آگے تھا اور پیچھے مخلوق تھی
 ہاں سب سے اپنی سبب جوگ کا

کوئی رو بہی کوئی ملتی تھی ماہتہ
 اہم سے کوئی ہوش کہو نے لگی
 ابھی کیا تھا اور دم میں کیا ہو گیا
 جو راجا نکل کر محفل سے چلا
 جسے ہر دہندہ دیکھہ چلنے لگا
 کہ ج طرح ہو مہر زیر سحاب
 فقط سونٹا کبیل لیا ہاتھ میں
 کیا ترک سب آن کی آن میں
 نکل آیا گھر سے وہ بیتاب ہو
 حیدری سے اوسکی ہر ایک وقتا تھا
 چلے جاتے تھے روتے اور بیٹھے
 کہ مان نے یہ خلعت عنایت کیا

تم ہودات عالی اور عالی جناب
میری آرزو تھی کہ شاہی کروڑ
بکھڑا ہو گیا جذب میں آن کر
دیہلیک سر پہ سی تاج ایکبار
جو کہتے ہو تم ماننا جوگ ہے
مجھے یہ تھا ڈر جگ ہنسائی نہو
جو سروت کا افسوس آنے لگا
نہج آئی دل کی کوئی آرزو
کیسے تو مان باپ چاہیں ہیں عیش
شہی سی گداہی ملی یوں نصیب
کہا مان سی بس اب گرو کو بتاؤ
کہا مان نی راجا سے کچھ غم نہ
وہ اب دھوت اور تیرا ناموں دان

پڑتے ہو کیوں کچھ کچھ عم کی کتاب
لی اب تیری مرضی گداہی کروں
کہا چھوڑ اسے میں نے دمارا نگر
اوتارا وہ کہنا مر صر لکھا رہ
یہی جوگ ہے اور سب جوگ ہے
بہلائی میں کوئی بڑا ہی نہو
تو رو رو کے مان کو سنانی لگا
سہی دل کی دل میں یہ سب گفتگو
تہارا میرے واسطی تھا یہ پیش
قیامت گرا آگئی ہے قریب
کہ آواگون کا نہ ہی نہ لگاؤ
وہ بیٹھی گو پہا میں جا اب دھوپ کر
کہ میں سیکڑوں بیٹھے جوگی جہان

جوگی ہوگی راجہ گولی چند کا چانا اور رینوں کا
مضاقت راجہ میں شور و غل مچانا اور رانی رتن کنور کو رانا

چلے جوگی ہو سب ہی کو مات جوڑ
ہوا شور و غل یہ محل سے بلند
محل میں جو تہین اوکی رشک شان
رتن کنور رانی کو عیش آگیا
وہی بولی ہی ہی یہ کیا ہو گیا

تو آپس مانا کو اور منونہ کو موڑ
کہ جوگی ہوا مانے یوں گولی چند
لگے ہونے رو رو کے سب بنم جان
کسینی نثار اپنی جان کو پکھا
اوتھانا ستم کا بلا ہو گیا

اویسی آن میں کیوں نہ رہی سکھیا
 وہی ہو گا قسمت میں ہی جو لکھا
 تمہیں ہو گا آرام پہر ہم کہاں
 وہ سن سکی سن ہو گئی پر و سہ
 گرو کا تھا یہ حکم اسکے لئے
 وہ سال سفر گزرنے لگا
 یہ مان لئے کہا اسی شہر چند
 تو جہن تولد ہوا تھا میرے
 یہ رشتہ جو ہیں جانتے ساتھ ہیں
 جو امر دین وہ مرین نان پر
 کہ ابی کوئی یا کوئی شاہ ہے
 یہ دنیا کی دولت ہر دم اتا
 اگر چوڑی پانچ اور سات کو
 تری پاپ نے ہی نہ مانا کہا
 جو شاہی کو چوڑا اور جو گی بنی
 وہ جو گی نہیں بن برو گی ہن وہ
 ہو گا تجھے غم نہجھے ہے الم
 یہ دنیا جو ہے مثل خواب و خیال
 تو ہو جاوے گا سداہ لی سادہ جوگ
 کیا مان کی فنون نے اوپر اثر
 کہا مان سے ہی مادر بہر بان

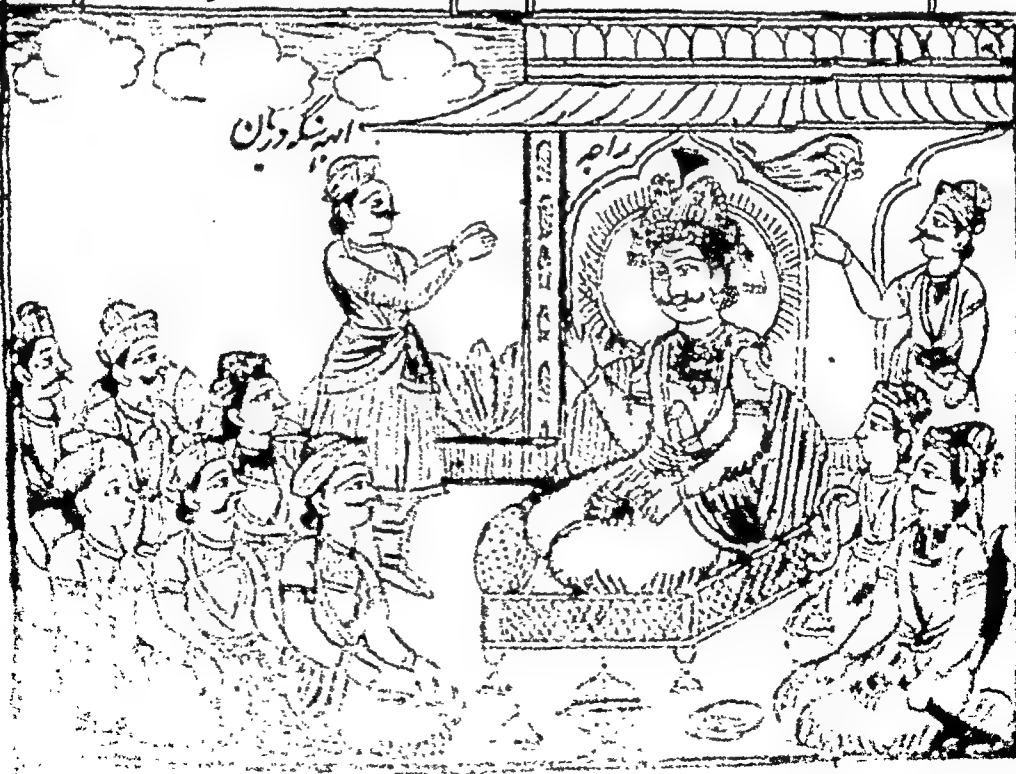
کہ جو وقت میں تر سے پیدا ہوا
 رہا کون ہے کون رہا گیا
 جو میرا نہ پاؤ گے تم کچھ نشان
 کہا دل میں بہتر ہے یہ جوگ لے
 کہ بارہ برس تک یہ بیٹا ہے
 جو فرمایا تھا وہ قریب آ گیا
 تو ہو جو گی رہا میرے گوی چند
 میرے گھر میں لاکھوں جواہر سے
 پس مرگ پہر تو کہاں اورین
 جو ہن مرو بازی کریں چان پر
 سہی کے لئے موت کی راہ ہے
 عبت ہے یونچ نقد جان مارنا
 تو پہر دیکھ لے گا کرامات کو
 تنہر فقیر سے سے اوسکورے
 وہ سب سادہ سا ہوئیں ہو گی بنے
 وہ ہن پیٹ کے پیار روگی ہن
 ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم
 اسی ترک کرتا کہ ہوا کمال
 جو کا یا کا تری نکل جائے رگ
 وہ جن صاف نیشہ میں آیا وتر
 کروں جھٹ تری کہانگیان

ابہر سنگ کی سن خواب ہوتا ڈوگر
 یہ دربار میں جا کے حاضر ہوا
 کہا یہ ابہر سنگ نے اسی شہا
 حذاً تھکوا شام سلامت کہے
 سلامت رہو اور رہو شاو کام
 محل میں ابہر جلوہ فرما کے
 یہ سنتی ہی وہ راجہ نامدار
 سواری سنگائی جواہر نگار
 محل میں سواری جو دخل ہو
 جو دخل و آرام جان ہو گیا
 سنگا طست جو کی مریض نگار
 نہاد ہو کے پوجا لگا کرنے وہ
 دہرم اور کرم سے جو فارغ ہو
 مہاراج نے نوش کہانا کیا
 تناول کیے لغتہ رغبت سے چند
 جو کہانا وہ کہانے سے فارغ ہو
 میری عرض ہے گرچہ منظور ہو
 کہا جو حلیں آپ رہو اس کو
 اور تو یہ رانی کی کہولی زبان
 بدن دیکھ راجا کا دل میں کہا
 اسی سوچ میں بام پر اوں گھڑی

چلا واپس جلیبی کھونٹا اوڑھے
 سو دب ہوا دست لبتہ کھڑا
 مجھے عرض کرنا ہے اک مدعا
 سلامت رکھو باکر امت رکھو
 تمہارا رہے نام قائم و نام
 جمال مبارک کو دیکھ ملا کے
 ہوا مضطرب اور بے اختیار
 بعد شان شوکت ہوا وہ سوار
 وہاں ہی وہی ایک محفل ہو
 محل غیرت گلستان ہو گیا
 گرم پانی شفاف اور ابدار
 سمرنی لگانا نام ہر نام کو
 سنگائے وہ ہو جن جو تیار تھے
 کہ رانی نے لے مور محل کو چلا
 کہ کہانے فرستے دار تھے دلہندا
 کہا باس رانی نی یون آنکے
 کہ ولسی میرے کہہ تو غم دور ہو
 تو کچھ اس ہو جائے اس کو
 اور ہر آن نکلی کہیں اوں کی مان
 کہ ہی ہی یہ اب خاک ہو جائیگا
 یہ روی کہ برسات کی تھی چھری

شام ہون میں حال ایک رات کا
 کہ دیکھا تھا رانے نی خواب زبون
 تھا وربان اوسکا ابہہ سنگہ نام
 کہا جاؤ جلدیسی وربار میں
 کہا یہ ابہہ سنگہ نے رانی سے
 مبادا اگر راجا ہوشم گین
 شایا اوسی حال سب خواب کا
 کہوں کیا ابہہ سنگہ سن حوزہ
 شکستہ ہوئیں چوڑیاں ماتہ کی
 یہ نہتہ ناک کی مائی بل کہا گئی
 چہر کھٹ جو تھا خاص وہ گر پڑا
 کہنا ہی ابہہ سنگہ جا تو شتاب

عجائب خرائط ہستیا کا
 ہوا سپہ ظاہر بہت بشگون
 کہ تھا پاسانی سدا اوسکا کام
 یہ کہنا محل میں طلبکار میں
 کہ میں پاسانی بہ چہوڑوں کسی
 کہیں پہر تو میرا ٹہکا نا نہیں
 کہا ماجرا جان بتاب کا
 مجھے خواب میں ایسا ظاہر ہوا
 انہیں پریشان ہوئے ساتھ کے
 کدورت سی دل بہ میرے گئی
 دوپٹہ جو سر پہ تھا وہ چھٹ گیا
 زیادہ نہیں بچکھو کہنے کی تاب



انجمن وستان سحر الہیان

بلا ساقیا ارغوانی ستراب
 تھا ایک شہر دھارا نگر و پسند
 عدالت سخاوت میں مشہور تھا
 اور ایک چاند چہرہ پہ اوکے عیان
 جو محلوئین تہین سواہ سے رانیان
 سواکیل و مین رانی رتن کو بختے
 وہ ماور جو تھی اوکی سیناوتی
 غرض سب طرحی وہ دل شاد تھا
 فلک نے عجب رنگ دکھلا دیا
 کہ دے میرے دور ہو چچ و ماں
 کہ راجا تھا دانا نکامری گوئی چہر
 پدم اوکے پاؤں میں آگے رہا
 خجل جس سے ہو وہ کہہ تھان
 کسی حاصل و مین تہین آرا چہان
 مہاراج کی اوس سے تھی دل
 بہت نیک سیرت کلید عقل کی
 یہ دنیاوی قضیوں سے آزاد تھا
 کہ شہ کو شہی سے کیا یوں گدا

خواب پران کی ہنارانی کا اچھوٹا بہنہ بڑا نکامری و سحر الہیان



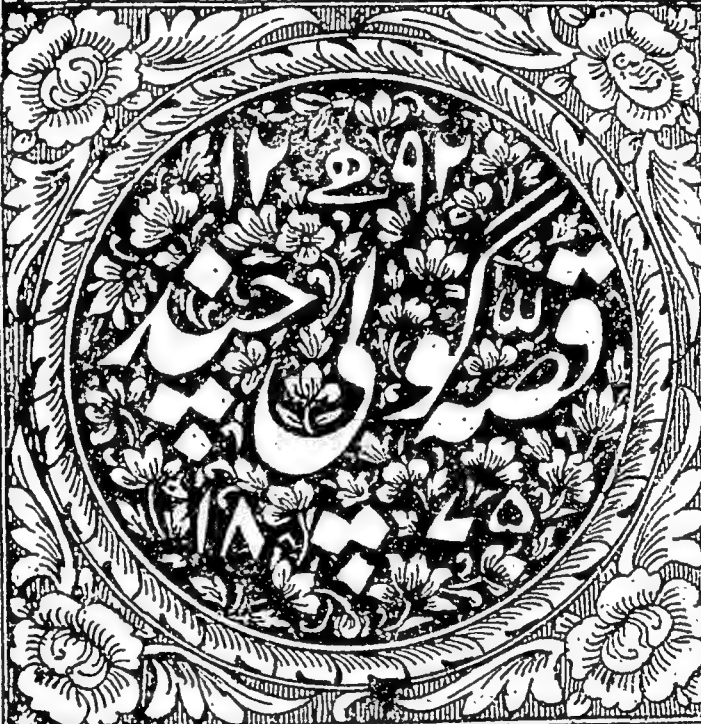
بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں حمد سیمو دکیونکر رقم
 عجب قدر تین او سکی ہیں بشمار
 گدا کو کرے شاہ شہ کو گدا
 پہرے ہیں بہت ڈھونڈتے بید کو
 خدا یا بچا ہر لیلیات سے
 دعا ہے یہ عاصی کی لیل و نہار
 عجب وقت یاور ہے طلوع سید
 فسانہ جو دیکھے بہت وہ پسند
 خط ناگری میں تھا لکھا ہوا
 سو تھو یک کے دل لے یوں دم دم
 تو اس سی سے تیرا دنیا میں نام
 فلمند ان سی کا غدا کا پرچہ نکال
 قریح ہے اہل نہر سے بچے
 کہ شور و سن ہے نہ پیشہ میرا
 کوئی سہو ہو یا کوئی عیب باطن
 کہہ رہی ابھی پر شاہ عاصی کا نام

زبان میں نہ طاقت نہ تاب قلم
 وہی جانتا ہے جو ہے ہوشیار
 کیونکہ نہ یار اسے چون و چرا
 نہ پایا پتا آخر ترے بہید کو
 حفاظت میں رکھ تو ہر آفات سے
 گنہ بخش دے میرے پروردگار
 کہ قصہ لکھا ہے بطرز جدید
 نظر آیا ایک قصہ گو پی چند
 چوبہ لون میں اور گناہ مضمون تھا
 گری اسکو اردو میں گرتو رقم
 کرین یاد نیکی سے ہر خاص و عام
 میں کہنے لگا اس فسانہ کا حال
 کہ ایں نہ اپنی نظر سے بچے
 خط و دل لگی کے لئے یہ لکھا
 کہ یہی حرف اس شاعری پر لائیں
 مختص ہے ہوش مشہور عام

بہین لوی حسن تو فزون گنما کل

قصیدہ ہاجرہ بنی غریبہ فی الذانی دل لگی کی کتابی یعنی نمونہ لبند المروت



تصیف شاعر سراپا ہوش الالہی ہر شاہ صاحب مخلص ہر ہوش

مطبع و کاشفے مستشہ شام سے
پیش و کاشفے مستشہ شام سے

11

۱۲۰

والصفات وتزويج وتصنيف ومقابلة

الحمد لله الذي
خمس

[illegible]

باسند و بچار بجز خود انده شود یلے بجز نهج دشمن سالم مفاعلهن هست باردوم

قلب بلب در پند بر پند
قرن دیب از کس مطلب

یاسا طمانی

قلب طالب میست سوسا
قلب طالب میست سوسا

نظر نیست کینست سوسا
نظر نیست کینست سوسا

قدت بر قدم سوسا
قدت بر قدم سوسا

کرم من تو سوسا
کرم من تو سوسا

قلب آمد طریقت یوزان
قلب آمد طریقت یوزان

جسم پاک تو یوزان
جسم پاک تو یوزان

عشق سوسا
عشق سوسا

جان توئی عارفان دیگر
گشته از ادخوش ز قید محن

قطب اقطاب عوشت محبوبی
تست بر کشد غلامی تو

روایت داو

سرو من کرده من گلن بر تن
سره و قلب را شناخت از تو

قمر آسا چرا کنم کو
قلب مخلص ز روح محققیت

دل زباده روی رود هر سو
شدی ظاهر مرا بسبب

قطب سان گوز جانمی جنب
قدسیان خورده پاک تر کردن

قاسران از دست پنهان
قاسران از دست پنهان

تامل جنبش ارادی چرخ
تامل جنبش ارادی چرخ

روایت مایه بوز

نگزید در و مکان کین
نه دم این گفت شیخ و

قلب صوفی ست مثل آینه
قدم اندر طریق باید چست

فکر فکست آتش
سینه فکست آتش

قلب انار جای معنی هست
قارے نبخه مایه آنا ادی

سینه فکست آتش
سینه فکست آتش

قلب فکست آتش
قلب فکست آتش

سینه فکست آتش
سینه فکست آتش

قلب فکست آتش
قلب فکست آتش

۲۰
 قاصدا راه راست شدیم که
 سید الخلق را پیدا و احمد یار
 قلب من محو کرد
 فانه فوزا من الرسول انشده
 قائل سنست رسول اجمال
 هر که او نیست بود که آن
 قهر من در مدینه بود که آن
 بلطیب و خیر سر لغز
 قانع دست هر دو و بسیار
 پیش سلطان و وزیر

<p>قابلان از غرور بر سر و دارند قائده سالکان شده بطریق قد تو عمر عاشقان و نیست قتل از سیف یا نغمه کین</p>	<p>خاشا غبار اجناب او مینبط فرس نفس هر که ترست سقط چشمه زندگی و ظلمت خط من شنید تو ارم بحر و نمط</p>
--	---

روایف طائے معجمہ

<p> تاورم دار و از بلا محفوظ قیس آساره خودی بگذار قدرتش حق نداد ازین باب قاضی حشر و نشر از آتش </p>	<p> از دم خنجر او محفوظ تا بود نامست از فنا محفوظ ماند از جرم پارسا محفوظ دارم بجز <u>مصلح</u> محفوظ </p>
--	--

رویت عین مملہ

<p> قتل عندی العمل بمطاع قحط خیرست در زمانه من قاصرم در عبادت و طاعت قلع اصل تعلق از دل به </p>	<p> یا آئی منم قصر الباع عیب با صد من سبز یک صاع کان فی اللہ نقد عمر ضاع نے زن مال را نمود و دای </p>
--	--

قالب دارم از بهر

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته
على كل شيء

کے کشیدہ اس زبان میں
ابو علی بن ندیم

فان زنا با بخت
بیش کینک اگر نیست
سکه طلا ایست
ایست سکه فیاض

تبدیل کائنات در کفر و نفاق
نزد آن کس که در کفر و نفاق بود
تبدیل کائنات در کفر و نفاق بود

حرف الف

منشبت که در کمال کمال
و کمال کمال کمال کمال

کمال کمال کمال کمال

کمال کمال کمال کمال

کمال کمال کمال کمال

کمال کمال کمال کمال

کمال کمال کمال کمال

کمال کمال کمال کمال

قدرت صانع حق تمامش کن
فکرم فلور معرفت بگذارد
قلب با حق بد از مردانه
قبضه عالم چو نگاه خوش است
قلب اندر ریاضت از دانه
قصه های معنی استقبال
قصه صبیان کن دگر سزد
قلب و شند لایعجب شمعیت

سونه درین صحنه عجیب
ما شو آیین از نعم افسوس
زین تو در ملک تقاست کوس
خسته خیز اندیش خدا چو عروس
بچه در ریاض چون طاکوس
برخیزان و بجال شو مانوس
شونه از رحمت خدا مایوس
که بود گردش آسمان فانوس

بین معجزه

شرح عالم کیش فاش
قید زلف تا بدار صمغ
قصه جنت برایت تغییر نیست
نوح آسا سجده که جنگند
قدرت حق عیانست از مخلوق

بر سر تا دامن که معاش
که ماند ازین سپاه بلاش
به آنست کونیت عیاش
جمع هر جا که می شوند او باش
بهت هر نقش دال بر تقاس

بر انسان قنات و شفا خاص
حسب هر یک سید با خاص
شده به جسم سید با خاص
روایت خدا و معجزه
قدرت عالم و سید با خاص
درین راه بر حق با خاص
قدرت شام و دوست عشق را خاص
که چه ایثار را بود جسم خاص
قلب را نشنیده و اسرار خاص
تا بخت گذر کنی بیاض
قدمین و حاجت الاخوان
پیرانند ترا حق از افسان
قلب برین در نعمت خاص
از نبات لبون و سبزه خاص
روایت طالع و معجزه
قدرت در شناسن تا چون طوط
اب استنای عرفان شفا
مردم ز ندانش فقط
کرم ازین کمال کمال
کرم ازین کمال کمال
کرم ازین کمال کمال
کرم ازین کمال کمال

قلب من تا زانها در چرخ
صبر و دایم ساعت بر لب
قابلیان

نورساز نور کبریا چو در آید
فانضیقتی با سبب کسای که در
ما سبب بوی سبب فسیقین ابتدا
روایت را ای محکم که در اینجاست
قصه گل خوان بود اسرار

قد نصیبت امام را معبد ایمن قلب نشان بقیعهم رند خلد شد دوستانت را مرنند بر سر عتلاست تا باید دیگر بجنب نشان کجا خند دست پاک مبارک و محمد هر که گوید و اشهر مرنند	قبله عارفان انا م تدا فانملان خلاف اصحابت قابل زخم جسم اعدایت قمرین دولت بیضیات قوم تو بهترین اقوام است قاب قوسین از سر قلعین قوم انصار را حیدرے را بد
---	--

روایاتی ذال مجله

کان چو شمع است پشیمار لندین هست چون نغمه مزار لندین بیش از سیر سبز هزار لندین گوشت کمرشل لعل یار لندین باشد اندر دل فگار لندین هر که هست آب دار لندین	قصه نه چو ذکر یار لندین قیل مقال تو از ره الطاف قید زنجیر زلف دام خلعت قند و مصری شدن از خجالت آب قدح باو ده محبت تو قاصد نوش آبچیان نیست
--	--

نورساز نور کبریا چو در آید
فانضیقتی با سبب کسای که در
ما سبب بوی سبب فسیقین ابتدا
روایت را ای محکم که در اینجاست
قصه گل خوان بود اسرار
نورساز نور کبریا چو در آید
فانضیقتی با سبب کسای که در
ما سبب بوی سبب فسیقین ابتدا
روایت را ای محکم که در اینجاست
قصه گل خوان بود اسرار
نورساز نور کبریا چو در آید
فانضیقتی با سبب کسای که در
ما سبب بوی سبب فسیقین ابتدا
روایت را ای محکم که در اینجاست
قصه گل خوان بود اسرار

نورساز نور کبریا چو در آید
فانضیقتی با سبب کسای که در
ما سبب بوی سبب فسیقین ابتدا
روایت را ای محکم که در اینجاست
قصه گل خوان بود اسرار
نورساز نور کبریا چو در آید
فانضیقتی با سبب کسای که در
ما سبب بوی سبب فسیقین ابتدا
روایت را ای محکم که در اینجاست
قصه گل خوان بود اسرار

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ملبوس گفت معنی حم بر سر دوش مصطفی حسن است

شما کے مثلثہ

قتل ناکر وہ جرمناست	آفتن تیغ بی خطاست
موس ابرو دست تیر مژہ	بستن ترکش جفاست
قسمت بدیلان غم پیران	شکوہ چرخ فتنہ راست
مید و اور نہ اپریش	کلمہ کا گل و وفاست
قالب شیخ من عشق تیان	خستہ سنگ پیرہ ماست
قاتل ابروہ بخون دلم	پنجہ پس بستن حناست

جیم عری

قتل تیغ نگاہ را محتاج	بحیات ابد کجا محتاج
قیصر و جم منہ بدولت عشق	شد بعظم تنم ہما محتاج
تاسم وزے زمانہ نکرد	خبر بخون جگر مرا محتاج
قالب زار و ناتوان نحیف	شد نمودن سیمیا محتاج
قال تو صقل ست دم شدن	دلم آئینہ جلا محتاج

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۶

قادر کار ساز باری
خالق بیمنون ارغون و سما
قلمت از ازل بچهره پر نور
تعالی کے خلاف ان پر ہر
قلب یا کفر است راہ من
و غیر راہ من
دل عشاق را ربود ادعا
فدائرت شد یہو غلام از مصروف
قرب تو بے اطاعت از
نشند و کے شود گے کسل را
نیمت باخیر سالہ قاف نامہ مصنفہ مولوی غلام سرور
متخلص بجاہی

یا اے موحده
قدران

نشانہ برقی کسٹومرز

قانونی

سید الشهدا

عالمی شہر

[illegible]

تاریخ ۱۳۰۲

قوله العبد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بایستعالے

محمد زکریا و کار عالم را از
واحد و اربع و دود و ا

که در پیرایه روح آدم را
ورد دارد محمد اوست

خداوند در عورت در ملک
را و اور و هم را مصور کرد

مدح او کارنامه و کارهای
مطلوب او و مصدر و سوره

او دہ علم و حلم و رحم و کرم
او دہ صبح سکون و شمع و سماح

او دې ملک د مال و کوس د علم
او دې هو و لود و حوض و طبع

صلیٰ اللہ علیہ وسلم

امیر ار که داد کوش علم
تتتام شد

تمام شد

مقام نامہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الف ممدود

[illegible]

باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر

محنت بهر ترس نجیبست	نشود یار مبتلای فراق
موی زلفش شرح بر افتاد	ماه ناجی شده ز رخ محاق
ماه من یاقوت کین داسم	سما ترا باشد از بلا با وافی
من عاصی کجایم و منین	ارحم الراحمین بکن اشتقاق

غزل نون

نوش بانیش کرده ام تحقیق	بشنو از دل که نکته است دقیق
نشد ز زبانه او زلفش	که برابر نیز سمنی تو حقیق
نکنم نسبت نسبت بالعل	چون هم سنگ را بدان لطیف
نکته را که آب گردیده	کی توان ز آب کوشش تفریق
نیت کعبه در دل عباسی	فرض باشد طواف بیت عشیق

غزل واو

و که در زگیر سبب ازرق	نیست خالی دلی ز سوز و قلق
وصف خالق چنان کنم تقیر	کو ز ظلمات شب نمود قلق
و عده صبح کرده و نامد	تا زبانی که شمع غریفه شفق

باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر

باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر

باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر
باز در خانه جگر کوییم با جگرمان در دل درین بیست کسی سوزن یادگار من کامل تا بیست جگر

بازیدار اسبین دارد و در
 شوق با هیچ کس ندارد و چرخ
 از زلفش بیست شاه ملک
 از زلفش بیست شاه ملک
 از زلفش بیست شاه ملک

غزل کاف فارسی

گفتگو با کس کن نفاق	حرف صافی بدست از اعلان
گر به بین غریب اقتاده	دستگیری کن از سر شفاق
گرد باطل مگرد و گوش کن	تا نگردی تو لا لئق احراق
گفت ناصح اگر نه شنوی	نیست فرنی میان تو و ادلاق
مگوش برنا شنید بے گمار	بند عاصی ست خالی از اغراق

غزل لام

لای تو حیدر است بحر عمیق	اندر ان بحر گر شدی تو غریق
لب به بند و کن دران فریاد	که رسیدی بمنزل تحقیق
نقط شیرین کراسته دارد	شده مخدوم هر که هست خلیق
لازم غربت ست بهماهی	اولایا بعد از انست طریق
لوم عاصی اگر کند لائم	راست گفتست هست خافضیق

غزل میم

منکه چندین نوشته ام در ارق	گفته ام حرمت خوبی و اخلاق
----------------------------	---------------------------

غزل وارو
 در محفل بود تا زبان چرخ
 شد به نور خزان چرخ
 وصف لعل لب تابشید
 آب زبیده در دمان چرخ
 واقف به خلوت باست
 بهشت از قفایان چرخ
 زخم آتش بد و دمان چرخ
 دانست زخم بد و دمان چرخ
 ختم گردیده آسمان چرخ
 غزل مایه دوز

آن که یاد می دارد و در
 از شام در این زمین
 از دیشد تا روزگاری
 از دیشد تا روزگاری
 از دیشد تا روزگاری
 از دیشد تا روزگاری
 از دیشد تا روزگاری
 از دیشد تا روزگاری

کلام لعل دلگارا دوست تو بر جان
خیزان کن که سر ایلب خموش جان

کیا زدن دل با قبر بود و بیل
تشنه زدن گل کمر که در آستان

علم او شایستگی و دانشیا
عارف آنست که خدا اینست
عمر با گزینش نبوی
عاصی از فعل خویش

قول او صادق و عوا صدق
نعم حق مطلقاً بخواند سبق
نتوانی نوشت نیم ورق
سبح راست گفته است الحق

حسن علی محمد

نوحی حق کیست کو بد تو پیش
نعم وین خور اگر سلیمان
غرب تا شرق گشته اند به
عالم از خوشی حاصل حق
غزل راه تو عاصیا و نیا

بهر توفیق نیست هیچ رفیق
 که بکار آیدت بگور مغیبت
 کنه حق نکر و کس تحقیق
 عالم ان گفته اند نکته و توفیق
 دین بدست آرد که احسن طریق

عبدال

فکر ذات حق مکن مطلق
فهم قاصر بود درک ذات
فارس از شخص انجیمن اید

بیش در بحر و صفت مستغرق
عقل عاجز بود و ز کس نه حق
غافل از فکر آن جهان احق

کلام لعل و لاله دوست
مخفی است سر پای کوه طور پیر
کار و دل با قیصر بود بلبلی
کشتن

خداوند عالم
سازگار و مصلح
مهربان و بخشنده
دانا و حکیم

خداوند عالم
سازگار و مصلح
مهربان و بخشنده
دانا و حکیم

شد چه بدر منیر روشن تر	بدر عالم برتسبش خلاق
شام عاصی بدل شود بارو	گر به بنید بسویم از اشفاق

عشر صد و محله

صیت فیض فقیه روشن دل	رفت در دهر بر زبان خلق
نمخشش گر کنم نیمه شاید	تازه تر مر از زبان خلق
جرم او از براس حق باشد	اجران بر خداست فی خلوق
صوفی صوف پیش پاک گهر	پیر فیخ سرشت روشن دل
صاف کن مس خاک عاصی را	بدر عالم تو گزیده خلوق

عشر صد و معجزه

صد و ندرش که دید و اخلاق	بدر عالم ستوده اخاق
ضیفم نستان توحید ست	شهره در شهرهای روم عراق
ضیف را چون خلیل از دوست	بست متوکل و وزیر اوق
ضار و مودت ز نام او بود	ریخ ز نیست زیر هفت طباق
ضعف عاصی بدل شود بارو	بدر عالم اگر گشت اشفاق

عظم روشن کند در آب چرخ
خانه نامیکند خراب چرخ
ظلم نورشند و ناما باشد
هر شب از گل کشت گل چرخ
ظلم روشن کند در آب چرخ
ظلم نورشند و ناما باشد
هر شب از گل کشت گل چرخ

سازگار و مصلح
مهربان و بخشنده
دانا و حکیم
خداوند عالم

عشر یمن مهمل
عبر

[illegible]

جوہر اگر کینہ مخفی قاتل بود
 صورت نمود در آئینہ مرہون ہم
 شہزادہ پیش بادشاہ دو کون
 شرف و ریا عشق بے پایاں
 عمل او سرود و چنگ و عریق
 بکنے گفتگو بے تصدیق

عَنْزِلِ سَبِينِ مَوَاطِنِ

سیم وزر را اگر دهمی تو طلاق
سبب آمدن تاجت را حصد
سر بسره و هر اطلاق بود
سرخی وزر و دوسنه فاند
سر مه کش خاکپا به بدین
سر خرد میشوی بر وزر مساق
سبب آمد خلاص را انفاق
این سخن راستست بی انحراف
گر شدی سنگدل چون سنگ سماق
عاضیا تا شوی بعاظم طاق

غزل شتین مجبور

شکر حق را که بدر پیر اخلاق	که دوا به مرا جفا از محقق
شدم از جان غلام در گه او	بسته ام بر میان مهر نطق
شادمانم ز بخت فرخ خویش	پیر ما هست شهره آفاق

فنیای دیدن ز رویدار دوست
که گفتش جهان چو پدید آید
بسیار بود و مال چراغ
زینجا که اندر این راه
خداست کس نیست که بداند
بود خاندان جبرئیل

دست نیک پر دانه تا توان بر جان
دانه گر بکشد سر او را بپسند
خیزد از خاک و استخوان
دست نیک پر دانه تا توان بر جان
دانه گر بکشد سر او را بپسند
خیزد از خاک و استخوان

خو محسن زیاده حضرت میر	سے بر آرد مرا و حق بدق
خدمت شیخ ماحیار الدین	که مرا سومی حق بود سابق
خبر حال عالمی مجرم	گر گیرند انسب و البیق

غزل دال محله

داو شمع شهاب بر زورق	مصلح الدین بر او و پند البیق
و رفیق سیت خوش محمد شاه	چون نو سیم شهاب برے ورق
در حجام سید طلال شده آ	شیخ را چون گرفته او طوق
ماند یوسف بدست که به پیر	یافت از حق پیر از نعیم طبع
دارد عالمی امید خشایش	زافرتیب گنگ بد از رقی

ذکر د او در اندر م شتاق	پر گنم از شناسے او اوراق
ذات آن پارسا که دیال است	نیست چون او کسے بهر و عراق
ذوق شوق که باز می نمود	توان داد در رقوم سیاق
ذره خورشید که در عبد الله	داشت در علم فقر طمطراق
ذم عالمی اگر کسے بکند	دوست دارستی ز رو و نفاق

قطره از ساق سر شایخ
رو ملکون کسی است
نکته و پیکانه از نگار
ر من شوقی بین بایان
و ف تا و چرخ
خو محسن زیاده حضرت میر
خدمت شیخ ماحیار الدین
خبر حال عالمی مجرم
دست نیک پر دانه تا توان بر جان
دانه گر بکشد سر او را بپسند
خیزد از خاک و استخوان
دست نیک پر دانه تا توان بر جان
دانه گر بکشد سر او را بپسند
خیزد از خاک و استخوان

غزل زار و چرخ
دست نیک پر دانه تا توان بر جان
دانه گر بکشد سر او را بپسند
خیزد از خاک و استخوان
دست نیک پر دانه تا توان بر جان
دانه گر بکشد سر او را بپسند
خیزد از خاک و استخوان

حال بار تر جان کامل
میشد از این گشته از دور چرخ

عزل خانه

میدید از دور و در نظر و از چرخ

خاک از از انشت اگر نبود دل

خاک از از انشت اگر نبود دل

خاک از از انشت اگر نبود دل

خاک از از انشت اگر نبود دل

چون دل تو بود و خیزد رفیق چشم تو خیرهست از تر گرس چار ناچار هم سر هم که نبی چهره اب را بگل کجا نسبت چرب تر نیست شیوه عاصی	و بود انسان شونزهر و رفیق لب تو خوشتر آنده ز عقیق گفته است که رفیق هم طریق ناخفت را به کجا تطبیق که نیست زاده راه و رفیق
---	--

عزل حاکم معلوم

حرف معروف بود اول حق حکم از یافت سحری سقطی خامد او جنید بغداد است حسن طاعت گرفته زو شبلی حیف عاصی اگر شود مایوس	حق پیودا و سید اد سبق شد بر و کشت از بهفت طبع که بحر فناست مستغرق شیخ عبدالعزیز زو ملحق روز فردا که خلق بیند حق
---	---

عزل خا و معجزه

خلو شیخ ابوالفتح صادق خادم او ابوسعید بود	شیخ علی شد بوجعنا و ناطق یافته فیض از دور خالق
--	---

دیوه آن دوست در صحرا چرخ
دولت سر سال و دشمن ترست
یاده گاگ گشت در میان چرخ
در شبستان دل تاریک من
دست مهر و ماه می بندد پیش
دردن کامل ز بس تشنه
عزل ذال جهم
دکر دوس تو در زبان چرخ
دفع دوس تو در زبان چرخ
دوق دیدار کرده تا حاصل
اسم با نذر لبان چرخ
دنا

[illegible]

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
عزل الف مقصوره

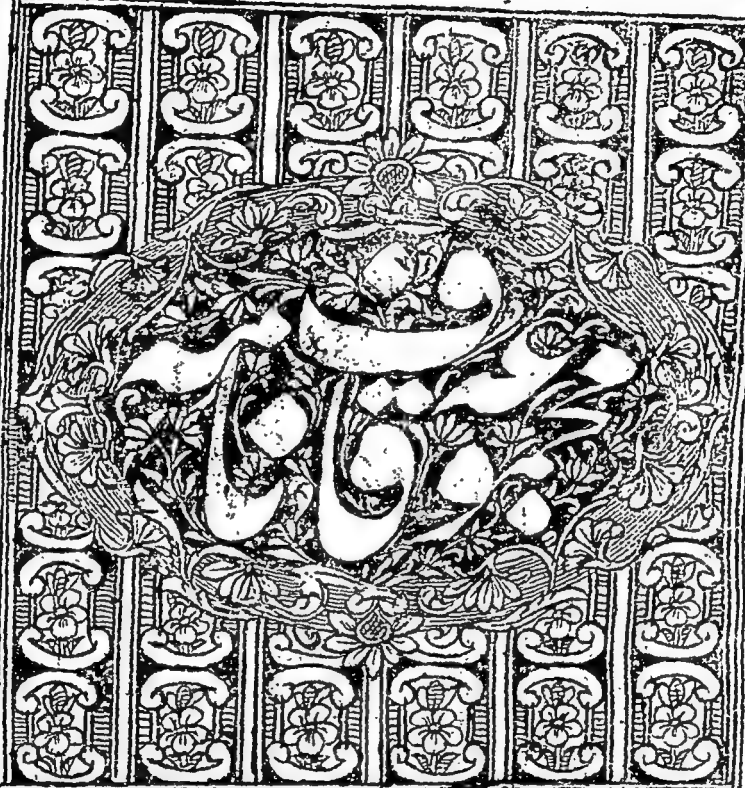
ای جهان آفرین یگانه خلاق
از کرم های تو همه خواهم
ارحم الراحمین کرم فرما
آب چشم از خجالت عصیان
آرزو دار دعا صی از کرمیت
از همه میت زدا علی الاطلاق
این دعا باعث شاد و الا شراق
پرگناهانم اگر چه در آفاق
گر عنایت کنی زهی اشفاق
که به بخشش گناه او خلاق

غزل بابے موحدہ

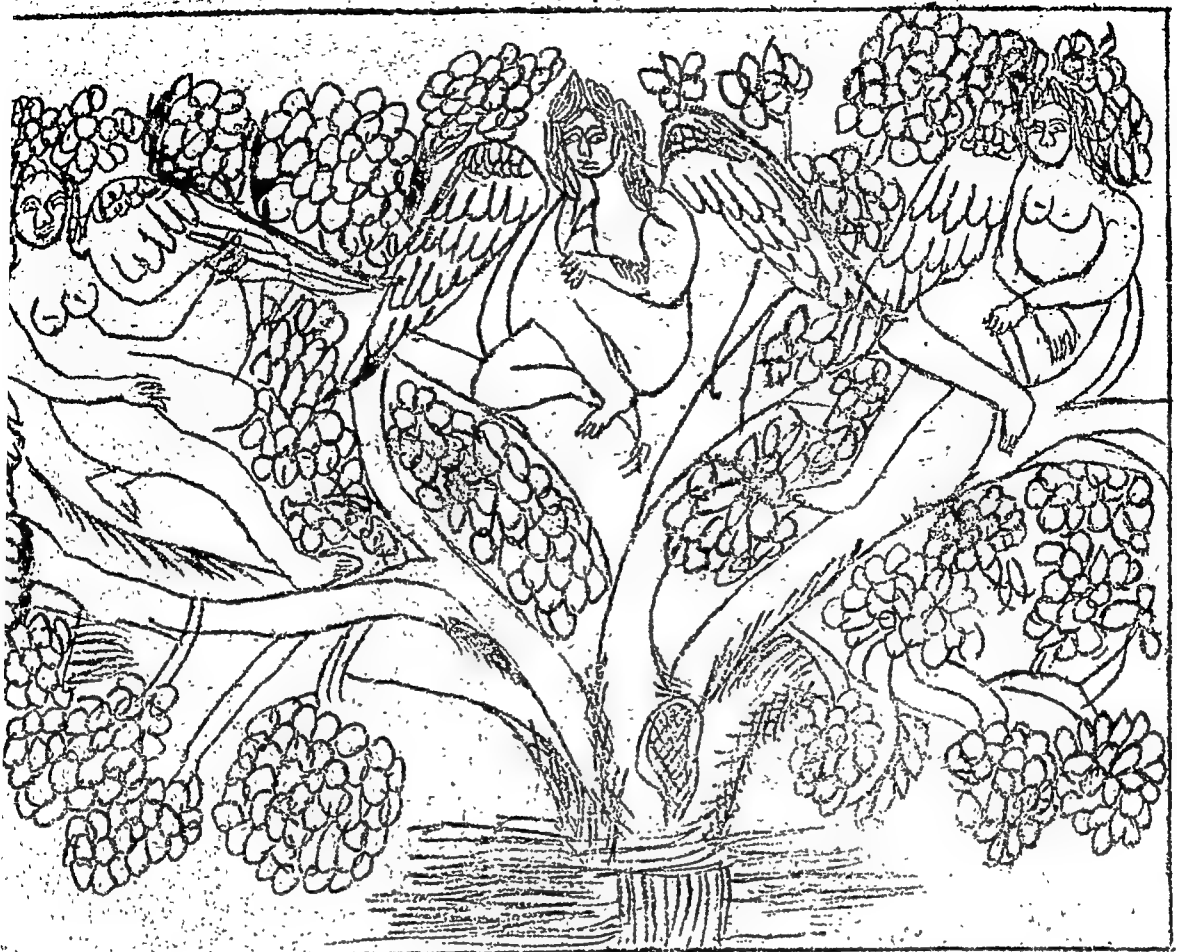
نخلک رفت در شرب معالج	نخل کند و بیام چرخ و بهق
بخدا مصطفی بود بر حق	که به معجزه نمود و بهر عشق

بزرگوار است که از هر یک از این دو طریق
 بهر دو طریق که خواهد بود میسر است
 که بهر دو طریق که خواهد بود میسر است
 که بهر دو طریق که خواهد بود میسر است

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين



وآلهم أجمعين
أشهد أن لا إله إلا الله
وأن محمداً عبده ورسوله
أشهد أن سيدنا محمد
هو خير الأنبياء
وأفضلهم خلقاً
وما من نبي بعده



الحمد للہ کہ نسخہ قطعہ مجید و قصہ منصور مع تصویرات یعنی فیض آبدی مطبع
گشتن مجسمی بین چپیکر طیار ہوا لہذا جملہ بیوپاریان و تاجران کتب کی خدمت
میں عرض یہ ہو کہ جو صاحب مطبع ہذا میں تشریف لائیں گے اور جو مال موجود ہوگا

بہت کفایت سے پائیں گے یقین کامل ہو کہ وہ صاحب
بہت فائدہ اٹھائیں گے راقم نیازمند ششے محمد مصاحب
علی و لکھ شیخ الہ بخش علی اللہ عنہ و جو مہر خاتمہ پیر و
سند اس امر کے کہ یہ مجید و غنہ پیا ہوا شہر کتب بھی لگا دی اودہ
متعلق نہایت سادہ و گنج گاہ کا ہوا مہر مالک ہ مطبع چپانکی گئی



ہے مکروہ راہ راہ مصطفیٰ

اب ہے احمد کا محمد کو سلام

راہ سید ہی کون ہے اسی وفا

ہو چکا منصور کا قصہ نام

ما

تصویر بادشاہ مارون رشید کی ہے

تصویر حفیزہ کی ہے

تصویر بابا عبداللہ کی ہے



وے اگر مر او سکے رہ میں جیل
 ہے اگر منظور تجکو سروے
 سروی کے ہیں یہ مئے اس عزیز
 عشق حق میں ہو جو تجکو ساز و سوز
 گر تو اپنا نقش بت توڑی رسا
 خود پرستے ہیں نہیں ملتا خدا
 حق پرستے وہ کہ خود کو ہو لجاے
 جب کریگا دل سے ترک ماومن
 عشق ناپید انہیں اسی مجیب
 عشق ہے بنیا کو مثل آفتاب
 ویکہ تو منصور کو اسے با وفا
 عاشقوں سے کہ نہیں یہ دور
 حق میں لکروہ اناحق کہ اوٹھا
 وہ اناحق کہ ہے مشہور عام
 اوٹھے اپنا بے گناہ پڑھ کے دار
 خون دل سے گرو صواوٹے کیا
 العرض رکھ راہ سید ہی پر نظر

پر تو او سکوا گیا تو سرسہ
 سروے بے سروے کسکو
 زندگے میں مروجہ تجکو ہے تیز
 ہو شب تا یک تجھ پر مثل روز
 تب مسلمان تجکو کنا ہے روا
 حق پرستے پر تو اپنا دل لگا
 کہ نظر غراز خدا تجکو نہ آئے
 تب لیگا تجکو رب ذوالمنن
 پرستے بیشک نہیں اتنا نظر
 دیدہ خفاش پرہیز صبح بجا
 کیسا کامل حق پرستے میں ہوا
 تو اگر سروے تو ہی منصور ہے
 تو خدا سے ملے نام خدا
 کہے تو حق حق فقط کراپنا نام
 تو اگر بیشمار ہے نفس اپنا مار
 تو وضو کر آپ دیدہ سے دلا
 راہ کج ہے اسے برادر پر خطر



بابر آیا جبکہ وہ شیخ کبیر
 کے سبب منصور کا یہ ماجرا
 یوں کہنا تب شیخ نے اسی مرد
 حال باطن سے خدا آگاہ ہے
 یہ سخن جیب عامون نے سن لیا
 اور لائی او سبکہ منصور کو
 کب رقم سو ماجرا اوس روکا

اکی اوسکے پاس ک جمع کثیر
 شیخ سو ہی آکے پوچھا مسئلہ
 قتل سے منصور ہی خود شادمان
 پر بظاہر قتل کے اک راہ ہے
 دار کو نے الفور قائم کر دیا
 اک تماشا تما قریب دور کو
 ہر طرف شور قیامت تھا پایا

کے کہنے سے اس کا دل بکھریا
 وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا
 وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا

تو وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا
 وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا

تو وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا
 وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا

وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا
 وہ کہتا تھا کہ میں نے اس کو
 کبھی نہیں دیکھا تھا

مختصر شیخ روزگار زار
یون ہی آیا الغرض مختصر یہاں
بارہم تنگ جب او کو کیا
پہن کر عالموں کا سپاس
حکم ظاہر اگر ورکار سے
یا کے یقین کیا شور و فغان

کچھ نہ لکھا اوس کے اوپر زنیہار
شیخ زنیہار کے لکھنے سوار
کر کے چاندی کا تاج سے جدا
اوس کے لکھنا شیخ کا پہر کو کی پا
تو بلا شک وہ نہرا ہی وار
باز خواہ خون چھو او کی بجا

یون کہتا ہے کہ اوس کے اوپر زنیہار
شیخ زنیہار کے لکھنے سوار
کر کے چاندی کا تاج سے جدا
اوس کے لکھنا شیخ کا پہر کو کی پا
تو بلا شک وہ نہرا ہی وار
باز خواہ خون چھو او کی بجا

تفہیم کرنا شیخ شیلے کا منصوبہ کو تیرک نا اچھی اور
راضی خوں منصوبہ کا اس بات پر مطلق

یون کہتا ہے کہ اوس کے اوپر زنیہار
شیخ زنیہار کے لکھنے سوار
کر کے چاندی کا تاج سے جدا
اوس کے لکھنا شیخ کا پہر کو کی پا
تو بلا شک وہ نہرا ہی وار
باز خواہ خون چھو او کی بجا

حال فتوہ کا جو خیلے فی سنا
راز حق کو ٹونے کر کے آشکار
اب بھی جو اس راز کو چھپی کرے
شیلے کے منصوبہ بولا اسی رفیق
محبوبان راہ پر ہیں

مختصر شیخ روزگار زار
یون ہی آیا الغرض مختصر یہاں
بارہم تنگ جب او کو کیا
پہن کر عالموں کا سپاس
حکم ظاہر اگر ورکار سے
یا کے یقین کیا شور و فغان

یون کہتا ہے کہ اوس کے اوپر زنیہار
شیخ زنیہار کے لکھنے سوار
کر کے چاندی کا تاج سے جدا
اوس کے لکھنا شیخ کا پہر کو کی پا
تو بلا شک وہ نہرا ہی وار
باز خواہ خون چھو او کی بجا

اور ان کی بیعتوں پر عمل کرنا
اور ان کی بیعتوں پر عمل کرنا
اور ان کی بیعتوں پر عمل کرنا
اور ان کی بیعتوں پر عمل کرنا

اپنے عالم میں تو دیوانہ ہوا	عاشق کی رہ سہی سیکانہ ہوا
تھکوب کتنا اناحق ہو روا	عقل گر سو ہو تو اب مجھ رو پہ آ
قول یہ تیرا اگر ہوتا صحیح	تو پیغمبر مجھے اسے کہتے صریح
بسکے پیغمبریں بسکے پیشوا	کرا طاعت اونکی اس سے باز آ

استفسار کیا عالموں کا

قل منصفو پر ہم بار بار

تو کتنا سید ہیں کیا ہوتے

مستند و علیا و شریف

جواب نیا منصوبہ کا بدلائل شریعت اور پھر آنا
سید خفید کا باندہ ملالت

شیخ سے منصوبے اوسم کا	عشق بازی میں بھی ہو دل کیا
تیری و اسباب ظاہر نظر	سہ پیغمبر سے کیا تجھ کو خبر
من راقی جو پیغمبر نے کہا	تو نہیں اس رمز سے واقف دراز
بی مع الدیہی ہو قول مصطفیٰ	جانتا ہو اس کے تو مطلب کیا
نخل قرب ہو خالق کا کلام	کیا تو واقف اوس سے ہو غلام
تو نے ظاہر یہ مجھے کافر کہا	حال باطل کا نہ جانا مطلقا
بت پرستی میں سدا رہتا ہی تو	اور صوفی آیکو کہتا ہے کو

دیکھ کر اس کا حال غور
دیکھ کر اس کا حال غور
دیکھ کر اس کا حال غور
دیکھ کر اس کا حال غور



آیا کہ سوراخ خیمہ میں نظر
 تھے جو حاضر او کو خوب پہنچی گئی
 بند کرنے کی بہت ترکیب کے
 دیکر حضرت ذی با چشم پر آپ
 جب ملک دیکھا نہ منسو اپنا سر
 سنکے یہ منصو یوں کہنے لگا
 کس کا یہ تہ یہ بین کس کے رفیب
 رہ میں دلبر کے اگر ہو سر فدا
 یا نہیں مطلب سخن ساز کیا ہے
 سنکے فرمان لگے خیر اورا
 خواب سے منصو حیدم جاگ اٹھا

و سوئے اپنا کیا اوس کے گز
 سنجے تب چا یا کہ یہ ہو جانبد
 بر نہ حکمت ایک کہی کہی چلا
 یوں کہا بی سوئے یہ صطراب
 بند ہونا اسکا ہے دشوار تر
 ایک سر کیا لاکہ نہ کیجئے فدا
 جو فدا محبوب پر ہو و حبیب
 اس سے بہتر ہی نہیں کہیہ دعا
 عشق بارے نام سر باز کیا ہے
 سو کہ یہ عاشق صادق مرا
 اوسکے لب تھے انا الحق کی صدا

جانا یہ جلیق کا پامن منصو کے اورا عرض کرنا اور
 انا حق پرانی شمع کی جوتی

اور زندان کا لاکہ نہ کیجئے فدا
 سنا نال یہ شمع کی جوتی
 یا کہ یہ ہو جانبد
 بر نہ حکمت ایک کہی کہی چلا
 یوں کہا بی سوئے یہ صطراب
 بند ہونا اسکا ہے دشوار تر
 ایک سر کیا لاکہ نہ کیجئے فدا
 جو فدا محبوب پر ہو و حبیب
 اس سے بہتر ہی نہیں کہیہ دعا
 عشق بارے نام سر باز کیا ہے
 سو کہ یہ عاشق صادق مرا
 اوسکے لب تھے انا الحق کی صدا

بہار

ایک طرفہ ایسی ہی ہے جو ہر طرف سے
 ایک طرفہ ایسی ہی ہے جو ہر طرف سے
 ایک طرفہ ایسی ہی ہے جو ہر طرف سے
 ایک طرفہ ایسی ہی ہے جو ہر طرف سے

جلد لجا جس سے ایسے درد کا	میری ہی وصلت کا ہوں انداز
سب طرف سے دل تو میرا ہیرہ	اپنی ہی وصلت کو دی تیرے مجھ
تو نہ مجھ کو اب اور کر مجھ کو حبیب	وصل اپنا میری حقین کہ نصیب
کچھ نہیں بچتا مجھے اس فی والہا	وصل کا تیری ہوا جیسے خیال
درمیان سے جلد سے پردہ اوٹھا	وصل میں اب ہو کر ہو کر کیا
وصل کا ہر خطہ دل مشتاق سے	وصل بن اب سیر طاق کا حق
باغ سے زندان مجھے بہر لگا	وصل ہی کی آس میں اکیرا
دار کی ہے آرزو مجھ کو دراز	وصل کے سو کو میں آواز کا راز

درمیان میں یہ کہتا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں

اعتراف کرنا ایک عامل کا اس دلی اور جو اس دنیا میں ضرور

یوں کہا تشنوع سوا ہی پاکباز	ایک دیکھا او سے پڑتو نماز
کسکے آگے پشت خم کرتا ہے تو	تو اگر حق ہو تو پھر کر کے وضو
ناز سے اپنے ہو مجھ کو ہے نیاز	ہو لا اپنی آپ پرستیا ہوں نماز

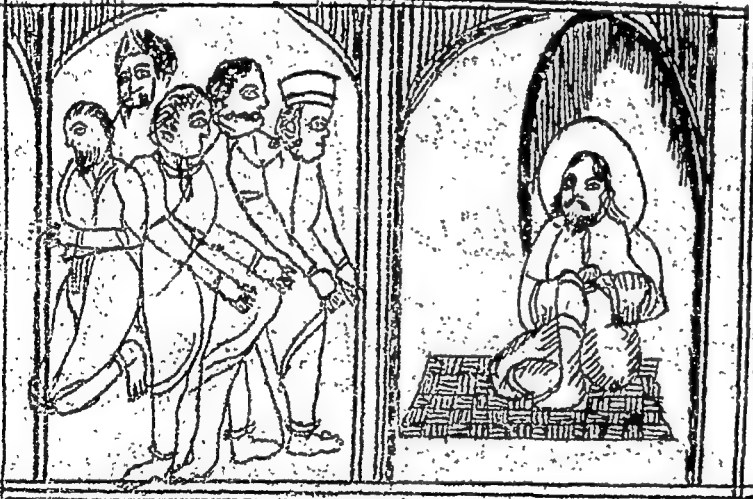
میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں

میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں
 میں اس کا دل کا ہوں

گاہ غائب گاہ بر جانا نظر
 دقتہ الاطروقت غائب ہو کر
 سب سے پہلے یہ معلوم کرنا
 اور اس کے ساتھ ساتھ
 چہ تامل اوسکو جانے دو چہ
 اور گاہی قید کر لائی تو
 بعد غلطی پر نہیں پائی تو
 ایک مدت طور یہ اوسکو
 کہ نظر آیا تو گاہی چہ
 قول نادان پر یہ تہا شہ

بات یہ شکر خلیفہ چ رہا
 کیونکہ تھا اس مرسوہ آشنا
 کر کے اپنے دلیخ من و فکر غو
 عالمو منسی کی نہ پاسخ بین کہا
 دل میں اوسکے اس تہا منہ
 قید میں منصور کو پہچانے

قید میں جانا منصو کا اپنی ارادت سی اور رہا کرنا
 قید نو کا صفت کرنا



ایک جاو کیا ہر مینے یہ لکھا
 یعنی جب منصور زندہ انکو چلا
 ہر اگر نہیں کسی ہر کمال
 پر نہیں عطار نے ایسا کہا
 ایک نادان اوس سے یہ کہنے لگا
 جھوٹ جانا قید سے ہی کیا حال

اور اس کے ساتھ ساتھ
 چہ تامل اوسکو جانے دو چہ
 اور گاہی قید کر لائی تو
 بعد غلطی پر نہیں پائی تو
 ایک مدت طور یہ اوسکو
 کہ نظر آیا تو گاہی چہ
 قول نادان پر یہ تہا شہ
 اور اس کے ساتھ ساتھ
 چہ تامل اوسکو جانے دو چہ
 اور گاہی قید کر لائی تو
 بعد غلطی پر نہیں پائی تو
 ایک مدت طور یہ اوسکو
 کہ نظر آیا تو گاہی چہ
 قول نادان پر یہ تہا شہ

ایک جاو کیا ہر مینے یہ لکھا
 یعنی جب منصور زندہ انکو چلا
 ہر اگر نہیں کسی ہر کمال
 پر نہیں عطار نے ایسا کہا
 ایک نادان اوس سے یہ کہنے لگا
 جھوٹ جانا قید سے ہی کیا حال

آغاز قصہ مشعشع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق اک سبب ہوا شوبہ را	عشق ہوا کتنہ سنج و بلا
عشق ہوا کز ہر نیرنگ ساز	عشق ہوا ک طرفہ درو جانگداز
عشق اک عاشق کشتن بیک ہے	عشق اک سنگین دل نفاک ہے
عشق ہوا عاقل و کمال کیاب	عشق ہوا آفت خانہ خراب
عشق ہوا شیریں بیان بلا	عشق ہوا گرداب بحر جانگزا
عشق اک دریا ہوا پیدائگار	اسکے ہر اک موج ہوا خجری ہار
عشق ہوا دلی کر ب بلا	عشق ہوا پرانہ ہوا چشت فرا
عشق ہوا وہ جاہ جو عین گرا	پھر نہیں لکنا کہے اوسکا پتا
عشق ہوا کاش جانسودہ	عشق ہوا کنا و کدل دور آہ
عشق فی جبر دل اک کبر کنا	بیشک اوسکو خانہ نشی کہو دیا

عشق اک سبب ہوا شوبہ را
عشق ہوا کتنہ سنج و بلا
عشق ہوا کز ہر نیرنگ ساز
عشق اک عاشق کشتن بیک ہے
عشق ہوا عاقل و کمال کیاب
عشق ہوا شیریں بیان بلا
عشق اک دریا ہوا پیدائگار
عشق ہوا دلی کر ب بلا
عشق ہوا وہ جاہ جو عین گرا
عشق ہوا کاش جانسودہ
عشق فی جبر دل اک کبر کنا

و عشق باری زبان
کیفیت عشق حقیق
و عجیب

عشق کی موتی بے بے قاف
لالی است طرب بایں برون قاف
بعض کہ توین یہ معنی الزون

عشق ہوا کتنہ سنج و بلا
عشق ہوا کز ہر نیرنگ ساز
عشق اک عاشق کشتن بیک ہے
عشق ہوا عاقل و کمال کیاب
عشق ہوا شیریں بیان بلا
عشق اک دریا ہوا پیدائگار
عشق ہوا دلی کر ب بلا
عشق ہوا وہ جاہ جو عین گرا
عشق ہوا کاش جانسودہ
عشق فی جبر دل اک کبر کنا

<p> کہہ کیوں نہ دیکھا یا کھا لیا ہمارا کہا حضرت بہت ہیں آپ بھی تو کہا اسوقت جو چاہو سو کہہ دو ہمارا کام یہاں ہے مطلق ہوا کیوں راہ سے گمراہ مردود وہاں پر دشمن بناوہ بھی نکلا </p>	<p> جو میں شیطان نے مجھ کو اتنا دیکھا سے جب میں یہ تقریر پر شور دگکا واپسی اور طعنے بھی خود کہا اوسنے بڑے تو بھی الحق ہلا اکمیں نہیں کہیں کیا تیری موجود غرض دنیا میں جو تھا یا رہا </p>
<p>تقریر حجبہ کے موافق حال اپنے سے</p>	



کیا افسوس کہ دنیا کی ہر شے فنا ہو جائے گی
اور انسان کو اس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا
نہ دنیا میں نہ آخرت میں
نہ اس کی ہر شے قائم رہے گی
نہ اس کی ہر شے قائم رہے گی

نہ کیا فکر گرم و سرد توئی
نہ پہچانا خدا کو تو نے مطلق
نتیجہ یہ اوسیکا تو نے پایا
کیا کرتا تھا فصل بد تو اکثر
ستایا اہل ایمان تو کو تو نے
جو دیکھتا تو وہاں تھا ایک انبوہ
کنا سکران ہی نام اس کجاں کا
کہوں اس کے نشان کا کیا نشان
اور اسی برسوں تک نہ رات و دن
نہ پہنچی اس طرف سے اوس کنارے
کہ سختے موت کے ہے اوس سے مقصد
بدو این دیکھ کر سخت اوس کو مضطر
کہ ہو جسکے حشر اک نمونا

نہ کی مطلق خدا کی شرم تو نے
نہ ناما توئی اوس خالق کا کچھ حق
بہت ہر ایک کو تو نے ستایا
سدا تو کیلے تھا نزد چوسر
بہت مارا مسلمانوں کو تو نے
وہاں سے لیکے پھر جان کوہ
جو پوچھا کیا تپا ہے اس نشان کا
کروں کیا عرض طول اوس کا بیان
چہ ہو کو پانچ سو سی ضرب کو دین
کرے کوئی کفنی جلدی کے ہارے
سبب سکران کا ہی سہیں موجود
گئے پھر لیکے اک دریا کی اوپر
خروش و جوش اوس کا سقد تھا

کیا افسوس کہ دنیا کی ہر شے فنا ہو جائے گی
اور انسان کو اس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا
نہ دنیا میں نہ آخرت میں
نہ اس کی ہر شے قائم رہے گی
نہ اس کی ہر شے قائم رہے گی

چونکہ

کیا چاہئے کہ اوس کا کچھ
وہاں سے لیکے پھر جان کوہ
جو پوچھا کیا تپا ہے اس نشان کا
کروں کیا عرض طول اوس کا بیان
چہ ہو کو پانچ سو سی ضرب کو دین
کرے کوئی کفنی جلدی کے ہارے
سبب سکران کا ہی سہیں موجود
گئے پھر لیکے اک دریا کی اوپر
خروش و جوش اوس کا سقد تھا

کیا افسوس کہ دنیا کی ہر شے فنا ہو جائے گی
اور انسان کو اس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا
نہ دنیا میں نہ آخرت میں
نہ اس کی ہر شے قائم رہے گی
نہ اس کی ہر شے قائم رہے گی

سوال اور جواب منکر نیکو فرشتوں کا ترجمہ بادشاہ سے



نیکو و منکر آئے پاس میرے
 عین پولاد و سو میرے رب تمہیں پہنچو
 لگا یا اگر ز بجاری ایسا سپر
 کہاں اب بلا اپنے مددگار
 کہا میں نے کیسکو کیا ہاؤن
 دہنتے دیکھ کر اور شکل کا
 کہا آہستہ ہاں پھر اکی تبتلا
 اشاریے کہتا تب میں نے اوفکو

کہا تبتلا تو اپنا رب سویرے
 عین کیا جانوں کیسکو اب تمہیں ہو
 کہ مغز آیا نکل اندر سے باہر
 جنہیں تو رات دن چوتھا مدکار
 میں اپنا حال بد کیسکو دکھاؤں
 ہوئی ہرگز نہ پھر مجھ پر بجالی
 ہوا تھا بسکہ میرا حال تبتلا
 مری رب اور مری مولی تمہیں پہنچو

مجموعہ

کہا تبتلا تو اپنا رب سویرے
 عین کیا جانوں کیسکو اب تمہیں ہو
 کہ مغز آیا نکل اندر سے باہر
 جنہیں تو رات دن چوتھا مدکار
 میں اپنا حال بد کیسکو دکھاؤں
 ہوئی ہرگز نہ پھر مجھ پر بجالی
 ہوا تھا بسکہ میرا حال تبتلا
 مری رب اور مری مولی تمہیں پہنچو

کہا تبتلا تو اپنا رب سویرے
 عین کیا جانوں کیسکو اب تمہیں ہو
 کہ مغز آیا نکل اندر سے باہر
 جنہیں تو رات دن چوتھا مدکار
 میں اپنا حال بد کیسکو دکھاؤں
 ہوئی ہرگز نہ پھر مجھ پر بجالی
 ہوا تھا بسکہ میرا حال تبتلا
 مری رب اور مری مولی تمہیں پہنچو

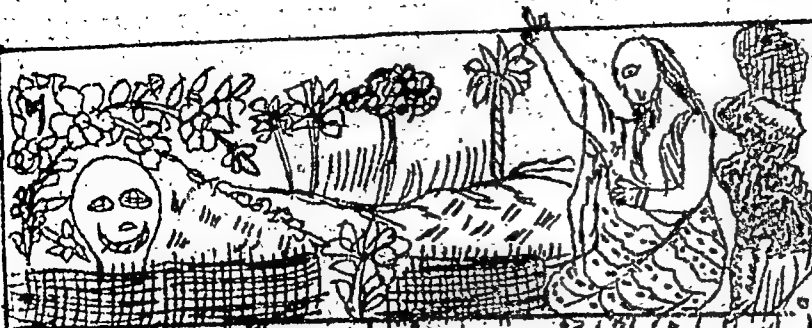


ولاست چون تو غیر از خدا کو
 کز این پنج دن بین میرانی
 نگر نه برای دل خود نانی
 کما تنک شمع کایا بندر نه
 کما تنک مال و دولت کما تبر
 کما تنک تجلو اسر و ملت کشته
 کما عیسے نے ای بوسید کلا
 کما بین سو برس مر گیا ہون
 کوئی راہی چہی رستہ بین جاتا
 کما عیسے نے تبا و س کو چہ
 فرشتہ موت کا کس طرح آیا

اسی ہی کہہ لو اپنی دعا کو
 لکھ اس پانچ دن میں خود بخود
 ابھی کچھ سوچ کر کر کے کلامی
 اندھیرا گور کا الدن ہے سہنا
 کہتا تک گنج و جنت کا تکر
 اسے کیا چھینتے ہی دیر لگے
 بڑا ہے کتنے عرصے میں تبد
 اسی حالت میں مردہ پڑا
 تو وہ ہی ہو کر زین محاکا
 ہوا کہ کر جدا اپنے ہی سے
 کیا تیر غصہ یا رحم کہا

بیان حال موت کا اور شہرت کرنے فرشتوں
ہا عیسیٰ مری مرزا کا حال | گیا خمامین اکدن پنج شہال

[illegible]



دلی تھا اونکے لب پر شکر حق کا
 ایسے تھے جو زندگی کی ہوا خال
 کہ اک شریک سر بل سے نکالا
 کر ہی تو جس جگہ جو چاہا موجود
 کیا سچیں یوں اپنے بنی کو
 تو اگر میں نے جنت میں بنایا
 تو رہو گویا جنت میں پاؤ
 تجھی فردوس میں چلی آرام
 کہا نکاح رنج تھا تکلیف کیسے
 ہوا وہ اس خوشی سے گناہ و پرست
 چلی عیسے وہاں شاد شاوان

ہوا لو لو کو انسا رنج و اندھا
 اندھیری رات کا لکھ پڑی کیا حال
 اسی عالم میں دیکھا اک تماشا
 کہا عیسے فی تب اسی پیر معبود
 دیا آرام اتنا لو مرے کو
 خدا آئی کہ اے عیسے نہ گہرا
 جو اس عالم تعین کیہ خیرت و چھا
 بیان کی رنج و اندھا اسی نہ رکھا
 سنبھلے عیسے نے جب تقریر ایسے
 جو تھا وہ انکا جامہ رنج سستی
 ہوا سب بہ طرہ وہ ابرو باران

دیکھنا حضرت عیسے کا جنگل میں ایک کھوپری کو
 اور پوچھنا اوسکا آپ کے دعائے

سنو اک ماجرای حیرت اندوز
 گزرا ایک جاگہ عیسے کا کال دوز
 دلی از بس وہ دیکھتا تھا
 وہ موی سر تنی بون سنبھل
 ہوتی وہ خالی پن میں کھڑا
 رات کی تیر چھٹن عیسے کا

وہ ایک بون کوئی نہ نہیں
 نہ جس پر عیشہ تاج و تہ
 وہ ایک جاک میں کھڑا
 وہ ایک کھینک غزلان
 وہ ایک کھینک کھینک
 وہ ایک کھینک کھینک
 وہ ایک کھینک کھینک
 وہ ایک کھینک کھینک
 وہ ایک کھینک کھینک
 وہ ایک کھینک کھینک

سدا و عطر وہ کان میں
 سدا و عطر وہ کان میں
 سدا و عطر وہ کان میں

کیفیت حالات حضرت علیؑ علیہ السلام



خودی ایست که در دل این
 کوهی ایست که در دل این
 کوهی ایست که در دل این
 کوهی ایست که در دل این

بنی قاری اقی اور دلسی وہ سامع
شجاعت اور سخاوت اور یمن و جید
کہ ہر وہ ذات عالی میرا ایمان
رکھتا تھا جس کا ہر خصلت عین
علامہ عین بن حبشہ باو شہادت

سیدم عثمان کلام حق کا جام
علی شیر خدا جسبان محمد
ابا تو کی بجز ہر ایسی گدو سیان
رواوس کے لئے دل اور حیران
۵۵ عارفان سید شہناخت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

سید اس قومی کے نظم کر کے کا
شعبہ مصنف



میری دعا ہے کہ
 تم کو ہر لمحہ
 میری دعاؤں میں
 رہو اور میری
 دعاؤں سے
 تم کو ہر لمحہ
 میری دعاؤں میں
 رہو اور میری
 دعاؤں سے

سبب خوشنویسی است پاک نیست
کسی در این قصه شوق و حسنه شوق

مری ایک مختصر عین شکیرت
خدا کی یاد میں اور کو ہر وقت

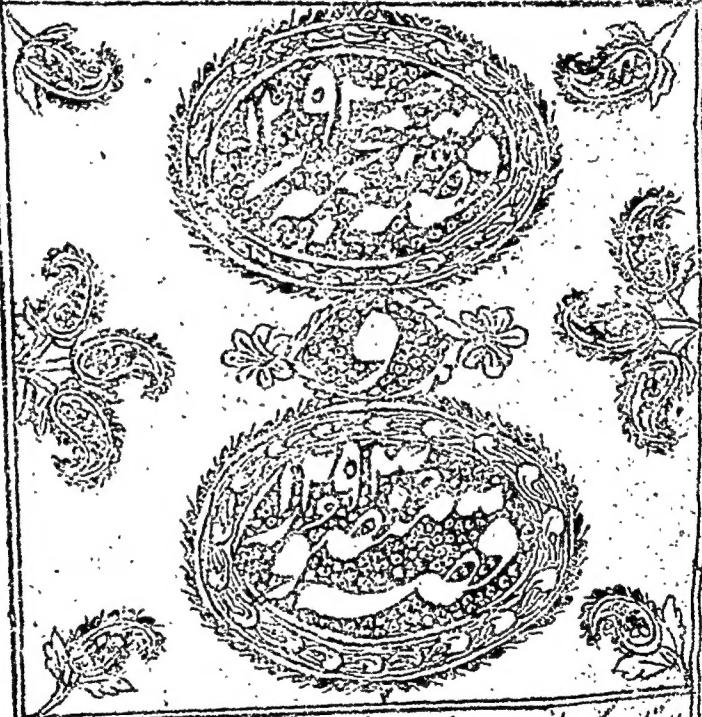
Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note, written on a separate sheet of paper.

وَسَيَكُونُ بِكَ رُبُّ

موتی ڈونگری دارو دہ

مَنْ لَمْ يَلَمْزْ لَمْ يَلَمْزْ لَمْ يَلَمْزْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ لَمْ يَلَمْزْ لَمْ يَلَمْزْ

